بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما

مُسلسل اِشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 11 — نومبر 2024ء

جلد: ۲۸ — جمادی الاوّل ۱۴۴۶ھ

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

مبارک ثانی قادیانی کیس سے متعلق سپریم کورٹ کا تفصیلی فیصلہ

پچاس سے زائد قادیانیوں کے قبولِ اسلام کی رپورٹ

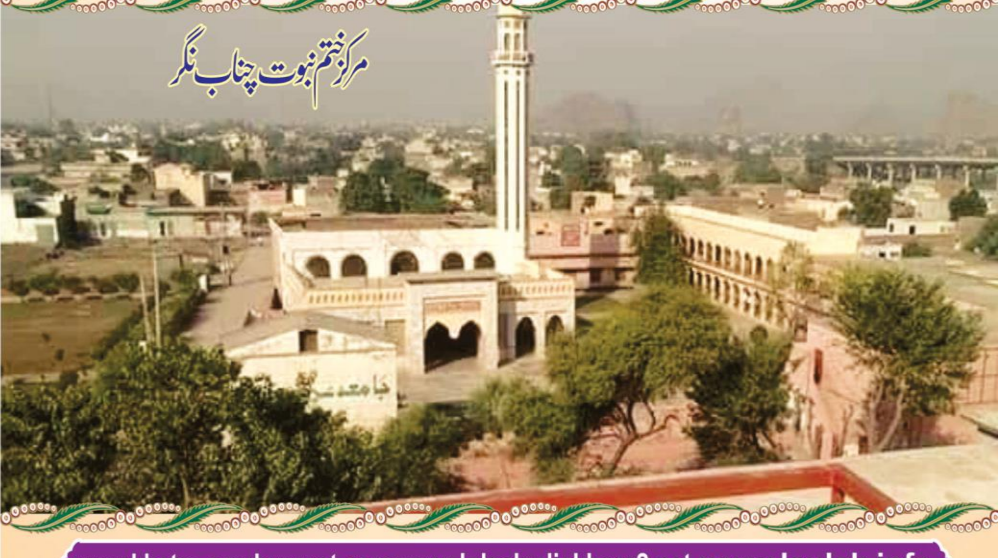

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱۱ جلد : ۲۸

بیاد

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمّد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سیّد محمّد یوسف بنوریؒ	خواجۂ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمّد صاحبؒ
حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمّد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمّد عبد اللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرۃ مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبد المجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی : مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمّد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمّد شہاب الدّین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد طیّب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمّد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمّد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمّد قاسم رحمانی	مولانا عبد الرزاق
مولانا عبد الرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

پچاس سے زائد قادیانیوں کے قبول اسلام کی رپورٹ	مولانا اللہ وسایا	03
سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	〃 〃	06

مقالات ومضامین

حضور خاتم المرسلین ﷺ کے فیاضی اور جوادی کے واقعات (آخری حصہ)	مولانا عبدالصمد	07
تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ	حافظ محمد انس	10
امیر مرکزیہ حضرت خاکوانی مدظلہ کا بہاول نگر میں خطاب	ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم	13
گولڈن جوبلی مینار پاکستان پر مفتی شہاب الدین پوپلزئی کا بیان	ضبط تحریر: مولانا عابد کمال پشاور	19

شخصیات

حضرت مولانا محمد انور بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کراچی	مولانا عتیق الرحمٰن	21
حضرت مولانا عبدالرحیم چترالی رحمۃ اللہ علیہ لاہور	〃 〃	22
حضرت مولانا قاضی عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی	〃 〃	23
محترم جناب قاضی امتیاز رحمۃ اللہ علیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	〃 〃	24
قاری محمد عبداللہ رحیمی رحمۃ اللہ علیہ چیچہ وطنی بھی چل بسے	مولانا عبدالحکیم نعمانی	25
آہ! بھائی غلام شبیر شیخ رحمۃ اللہ علیہ پنوعاقل	مولانا محمد حسین ناصر	26

ردقادیانیت

مبارک ثانی قادیانی کیس سے متعلق سپریم کورٹ کا تفصیلی فیصلہ	سپریم کورٹ آف پاکستان	27
مرزا مسرور قادیانی کا سوشل میڈیا پر جھوٹ وفریب	مولانا عتیق الرحمٰن	37
جہانیاں میں قادیانی معبد خانے سے مینار مسمار کردیئے گئے	مولانا عبدالستار گورمانی	39
قادیانیوں کی قانونی حیثیت (آخری قسط)	جناب رفیق گوریجہ	40

متفرقات

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد وسیم اسلم	43
تحفظ ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد کے روح پرور مناظر	مولانا سید عبیدالرحمٰن شاہ	46
سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ملکوال	مولانا مسعود خوشابی	47
سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ سرگودہا	مولانا حیدر علی حیدر	48
عظیم الشان، فقیدالمثال گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس لاہور	مولانا جنید احمد	49
تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

پچاس سے زائد قادیانیوں کے قبول اسلام کی رپورٹ!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، امابعد!

قارئین! لولاک کے شمارہ ہذا میں پچاس سے زائد قادیانیوں کے قبول اسلام کی تفصیل پڑھیں گے۔

۱...... اسلام آباد میں چھ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۲...... بہارہ کہو اسلام آباد میں ایک قادیانی نے اسلام قبول کیا۔

۳...... پیلو وینس کے ایک قادیانی نے اسلام قبول کیا۔

۴...... روڈہ ضلع خوشاب میں تین قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۵...... پلی موڑ کنری سندھ میں دس قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۶...... قاری محمد رفیق وجھوی کے بقول اکیس قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۷...... رحیم یار خان میں بارہ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۸...... فیصل آباد میں ایک قادیانی نے اسلام قبول کیا۔

یہ وہ حضرات وخواتین ہیں جن کے ناموں اور علاقوں کی تفصیل بھی خبروں میں موجود ہے، جو آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس طرح لاہور سے بھی کچھ افراد کے قبول اسلام کی خبر ملی ہے جو علاوہ ازیں ہے۔

ضرورت ہے اس امر کی کہ علماء کرام ومبلغین حضرات قادیانیوں کو اپنے قریب کر کے دعوت اسلام دیں۔ قادیانیت اس وقت پشیمانی کا شکار ہے۔

ختم نبوت گولڈن جوبلی کے کامیاب انعقاد نے ان کے حوصلے پست کر دیئے ہیں۔ وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ سوا صدی ملعون قادیانی کی پیروی کر کے سوائے ذلت وندامت، حقارت وپشیمانی کے ہمیں کیا ملا ہے؟ ان حالات میں ان کے لئے خوبصورت موقع ہے کہ وہ قادیانیت ترک کر کے امت مسلمہ کے دھارا میں شریک ہو جائیں۔ اسلام انہیں پکارتا ہے اور مسلمان انہیں صدق دل سے ہزار خوشی کے ساتھ سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر ترس فرمائیں اور فتنہ عمیاء اور کفر سے نجات نصیب فرمائیں۔ آمین!

اسلام آباد کے چھ قادیانیوں کا قبول اسلام

مولانا رفیع اللہ حقانی کی وساطت سے حضرت مولانا مفتی عبدالسلام مہتمم جامعہ دارالھدیٰ سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گولڑہ کے ہاتھ پر چھ افراد پر مشتمل فیملی نے ۶ ؍ستمبر ۲۰۲۴ء کو قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا۔ نومسلمین کے نام یہ ہیں: سعد احمد چوہدری ولد سردار احمد، چوہدری نوریہ سعد زوجہ سعد احمد چودھری طلال احمد چودھری، بلال احمد چودھری، ولد سعد احمد چودھری، زورین بنت سعد احمد چودھری، وایمان بنت سعد احمد چودھری۔ ۱۴ ؍ستمبر ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب کے ساتھ طویل نشست ہوئی۔ سوال وجواب کے بعد اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے مبارک بادپیش کی۔ نیز استقامت کی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام قادیانیوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین! اس موقع پر مولانا رفیع اللہ حقانی خطیب جامع مسجد محمد بنی گالا اور مولانا سید فرخ شاہ الحسینی بھی موجود تھے۔

بہارہ کہو اسلام آباد میں عارف کیانی کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بہارہ کہو اسلام آباد کے امیر جامع مسجد سردار بیگم کے خطیب مولانا فخر الاسلام کے ہاتھ پر جناب عارف کیانی نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔

پیلوونیس خوشاب کے عدنان کاشف کھبہ کا قبول اسلام

اسلام آباد یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ، پیلوونیس کے رہائشی نامور کرکٹر جناب عدنان کاشف کھبہ نے ۲ ؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا اور اپنے اسلام کا سوشل میڈیا کے ذریعہ برملا اعلان کیا۔ نومسلم نے کہا کہ آج کے بعد میرا فتنہ قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

روڈہ خوشاب میں تین افراد کا قبول اسلام

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روڈہ کے سرپرست حافظ دلاور حسین کے دست اقدس پر ۲۰ ؍ستمبر ۲۰۲۴ء کو مدرسہ رحیمیہ روڈہ شہر ضلع خوشاب میں بعد نماز جمعہ تین بھائیوں نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر دین اسلام کو سینہ سے لگایا۔ جن کے نام یہ ہیں: حبیب اللہ چھلڑا کے تین بیٹے گل زمان، گل باز، عطاء اللہ، اہل علاقہ اور علمائے کرام نے ہار پہنائے، مبارکباد پیش کی اور استقامت کی دعا کی۔

کنڑی سندھ میں دس افراد کا قبول اسلام

☆...... ۲۷ ؍ستمبر ۲۰۲۴ء بروز پیر کو قادیانیت سے تعلق رکھنے والے پلی موڑ کنڑی کے رہائشی الطاف احمد جٹ اور اس کے بیٹے راشد احمد جٹ، سرفراز احمد جٹ، نسیم احمد جٹ، وسیم احمد جٹ دو خواتین اور تین بچوں

سمیت دس افراد نے قادیانیت پر چار حرف بھیج کر۔ حضور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت جگر گوشہ قیوم الزمان حضرت پیر محمد ایوب جان فاروقی مجددی سرہندی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ گلزار خلیل تحصیل سامارو ضلع عمرکوٹ میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ اللہ پاک جل شانہ نومسلم افراد کو استقامت عطاء فرمائے۔ آمین!

چناب نگر میں اکیس افراد کا قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول

۱۲/ربیع الاوّل ۱۴۴۶ھ کے دن ’’خانقاہ سید نفیس الحسینیہ مکیہ‘‘ میں مولانا محمد فاروق مبلغ انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ کی محنت سے چناب نگر ہی کے دو گھرانوں کے سولہ افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا۔

شاہد صاحب نے اپنی اہلیہ اور سات بچوں سمیت بیٹی ام رباب، رخسانہ بی بی، صبیحہ بی بی، ماہ نور، علی حیدر، عنایہ بی بی، دعا فاطمہ۔

اسی طرح عمران صاحب نے اپنی اہلیہ اور تین بچوں ماہ نور، ریمشہ، عثمان۔

دو افراد محمد شازب عمر، محمود عمر نے مجاہد ختم نبوت مولانا قاری محمد رفیق دامت برکاتہم مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کی دعوت سے متاثر ہوکر مرزا قادیانی پر چار حرف بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔

الحمدللہ! ۸/ستمبر ۲۰۲۴ء کو پانچ افراد حسن احمد نے اپنی اہلیہ نائلہ بی بی اور تین بیٹوں اطہر عباس، نیر عباس، محمد اکبر سمیت مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہوئے مہمان مکرم مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج ورلڈ سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

رحیم یار خان میں بارہ افراد کا قبول اسلام

۶/اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز اتوار رحیم یار خان ۵ چک نزد جیٹھہ بھٹہ شوگر مل تحصیل خانپور میں تین قادیانیوں نے بمع اہل وعیال قبول اسلام کرلیا۔ ان کے نام شرافت بھلر، بشارت بھلر اور الیاس چھینہ ہے۔ ان تینوں حضرات نے بمع اہل وعیال (تین ازواج اور چھ بچوں) سمیت قادیانت پر لعنت بھیج کر مفتی محمد سلطان مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس موقع پر حافظ محمد دانش، حاجی غلام مرتضیٰ سندھو، مفتی عارف عطاری، بھائی شاہد عطاری، عارف بھنڈر اور اہل علاقہ سارے موجود تھے۔ اس موقع پر نومسلموں کے لئے استقامت کی دعا کی گئی اور مبارک باد کے ساتھ حوصلہ افزائی کی گئی۔

فیصل آباد میں ایک لڑکی کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵۰ سالہ گولڈن جوبلی مینار پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے بعد قادیانیت کا سفر زوال تیزی سے جاری، فیصل آباد چھوٹا لاٹھیاں والا میں خدیجۃ الکبریٰ نامی ۲۱ سالہ لڑکی نے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ ختم نبوت زندہ باد قادیانیت مردہ باد!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴۳ ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۴، ۲۵ / اکتوبر ۲۰۲۴ء (بروز جمعرات صبح دس بجے سے جمعہ عصر تک) مسلم کالونی چناب نگر میں حسب سابق تزک واحتشام سے منعقد ہوگی۔ امسال یہ کانفرنس ایسے موقعہ پر انعقاد پذیر ہو رہی ہے کہ ختم نبوت گولڈن جوبلی کے عدیم المثال انعقاد کے بعد تمام اسلامیان وطن ایک ایمانی و اسلامی جذبہ سے سرشار ہیں۔ جس کی واضح مثال ۷/ستمبر کے بعد سے اس وقت تک بیسیوں عظیم الشان، فقید المثال ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کا شاندار سلسلہ ہے، جس کا صبح وشام اسلامیان وطن اپنی کھلی آنکھوں سے نظارہ کر رہے ہیں۔

اسی لولاک کے شمارہ میں آپ بیسیوں تحصیل، ضلع وڈویژنل کانفرنسوں کی روح پرور ایمان افروز کارروائیاں پڑھیں گے۔ عارف والا، پاکپتن، ہڑپہ، کوٹ قیصرانی، وہاڑی باغ والی مسجد، جہانگیر آباد ملتان، پنوں عاقل، یزمان، سمندری، ڈیرہ اسماعیل خان، احمد پور شرقیہ، اوچ شریف، کندیاں، بورے والا، خیر پور، بہاول نگر میانی، لاہور ٹاؤن شپ، بھون ضلع خوشاب، میاں چنوں، مانگا منڈی، سرگودھا عیدگاہ، چوک اعظم، لیہ، بہاول پور جامع مسجد الصادق، کہروڑ پکا کمیٹی باغ، منڈی بہاؤالدین، ملکوال سمیت بیسیوں کانفرنسوں کی رپورٹ تو فقیر نے سنی ہے یا دیکھی ہے۔ بلاشبہ کوئی اجتماع ہزاروں سے کم نہ تھا۔ روز افزوں ختم نبوت کے پروگراموں کی مقبولیت، عوام خلق خدا، تمام مسالک کے رفقاء کا اس کاز کی طرف متوجہ ہونا اس امر کا واضح اعلان ہے کہ منزل قریب ہے۔ فتح ونصرت کے شادیانے خوشیوں کا منظر پیش کرنے والے ہیں۔ دن رات رفقاء کی پورے ملک میں جدوجہد دیگر جماعتوں وافراد، شخصیات اور اداروں کا اس کاز کی طرف متوجہ ہونا بتاتا ہے کہ رحمت حق جوش میں ہے۔ سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھرنے اور خوشیاں سمیٹنے کا وقت ہے اور اس کا ایک شاندار موقع چناب نگر مسلم کالونی کی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہے۔ ہمت کریں نئے جذبہ عشق سے تشریف لائیں۔ سعادتوں کو سمیٹیں حق تعالیٰ توفیق رفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

برحمتک یا ارحم الراحمین!

حضور خاتم المرسلین ﷺ کے فیاضی اور جوادی کے واقعات

دوسرا اور آخری حصہ

مولانا عبدالصمد محراب پوری

۱۰...... جنگ حنین میں چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں، چار ہزار اوقیہ (چھٹانک) چاندی غنیمت میں حاصل ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان میں سے ایک کو بھی نہیں چھوا (ہاتھ نہیں لگایا) گھر سے جس خیر و برکت سے تشریف لائے اسی طرح واپس گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''ماترک رسول اللہ ﷺ دینارا ولا درھما ولا شاتاً ولا بعیرا ولا اوصیٰ بشیء''

حضور ﷺ نے اپنی وفات کے بعد کوئی چاندی، سونا، بکری، اونٹ، دنیا میں نہیں چھوڑا اور نہ کسی شئے کے متعلق وصیت فرمائی۔ (رحمت للعالمین ج ۲ ص ۳۲۸)

۱۱...... ایک شخص نے آ کر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں میرے نام پر۔ قرض لے لو، پھر میں اسے اتار دوں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا نے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی کہ قدرت سے بڑھ کر کام کریں۔ حضور ﷺ خاموش ہو گئے۔ ایک انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! جواب دیجئے۔ رب العرش مالک ہے۔ تنگ دستی کا کیا ڈر ہے؟ حضور ﷺ ہنس پڑے۔ چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ ہاں! مجھے یہی حکم ملا ہے۔ (رحمت للعالمین ص ۲۶۱ ج ۱ بحوالہ شفاء ص ۵۰)

۱۲...... ایک بار ایک سائل کو آدھا وسق غلہ قرض لے کر دلایا۔ قرض خواہ تقاضے کے لئے آیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک وسق غلہ دے دو۔ آدھا تو قرض کا ہے۔ آدھا ہماری طرف سے جود و سخا کا ہے۔ (رحمت للعامین ج ۱ ص ۲۶۱، بحوالہ شفا ص ۵۱ عن ابی ہریرہ)

۱۳...... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر عزیزی ص ۶۱ پارہ تبارک میں طبرانی، حاکم، ابن صباح، بیہقی اور دوسرے ثقہ محدثوں کے حوالے سے ایک یہود کے عالم کے زبانی روایت نقل کی ہے جس کا نام زید بن سعنہ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں نے اگلی کتابوں میں رسول آخرالزمان کی تعریف دیکھی تھی۔ وہ سب اوصاف حضور ﷺ میں پائے جاتے تھے، مگر دو صفتوں کا حال مجھے معلوم نہیں تھا: (۱) غصہ پر بردباری غالب ہو گی۔ (۲) سخت بات سننے سے غصہ نہیں آئے گا بلکہ اور زیادہ نرمی ہو گی۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ ان دونوں باتوں کو کسی طرح سے آزماؤں۔ ایک مدت تک اس کے انتظار میں رہا۔ اتفاق سے ایک بار حضور ﷺ نے مجھ سے کھجور بطور قرض کے لے لئے اور اس کو ادا کرنے کی ایک مدت مقرر کی۔ اس مدت سے دو تین دن پہلے میں آپ کے پاس گیا اور اپنے پیسوں کا تقاضہ شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خاموش بیٹھے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہتے کہ

ابھی تمہارے وعدہ کی مدت پوری نہیں ہوئی، تم تقاضہ کیوں کرتے ہو۔ پھر میں نے اور سختی سے مطالبہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ بہت سارے جمع ہیں۔ اس واسطے اور بھی سخت باتیں کیں کہ شاید ان لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے غصہ آجائے اور کوئی سخت بات مجھ سے کہیں۔ لیکن آپ کو بالکل غصہ نہیں آیا۔ یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ تمہارے خاندان میں قرض ادا کرنے میں اسی طرح حیلے، بہانے کئے جاتے ہیں۔ کسی قرض خواہ نے تم سے آسانی کے ساتھ اپنا قرض وصول نہیں کیا ہوگا۔ اس بات کو سننے سے حضرت عمرؓ کو غصہ آ گیا اور میں اٹھ کر آپ ﷺ کے کرتہ مبارک اور چادر مبارک ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا اور غصہ کی آنکھوں سے میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور میں نے مطالبہ کیا کہ ابھی اٹھو میرا قرضہ ادا کرو۔

حضور ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عمرؓ بے قرار ہو کر تلوار لے کر میرے سر پر آ پہنچے اور کہنے لگے۔ خدا کے دشمن باز نہیں آتا۔ ابھی تیرا سر اڑا دیتا ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے مسکرا کر حضرت عمرؓ کی طرف دیکھا کہ مجھ کو تم سے یہ توقع نہیں تھی۔ تم کو چاہئے تھا کہ مجھ کو سمجھاتے کہ اس کا قرض اچھی طرح آسانی سے ادا کرو اور اس کو سمجھاتے کہ نرمی سے مطالبہ کرو۔ اس پر حضرت عمرؓ بہت شرمندہ ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس سے زیادہ مجھ میں صبر نہیں۔ اگر آپ ﷺ فرمائیں تو میں اس کا قرض ادا کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا اتنا قرضہ ہے، جاؤ اس کو دے دو اور بیس صاع اس کو زیادہ کر کے دے دو تا کہ تمہاری بدسلوکی اور سخت گوئی کا بدلہ کا ہو جائے تو وہ شخص کہتا ہے یہ بات سن کر میں ایمان لے آیا۔

۱۴...... صحیح روایت سے حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام ہمارے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے تو وہاں سے اٹھ کر گھر تشریف لے جانے لگے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہو گیا۔ راستے میں ایک دیہاتی جنگل کا رہنے والا ملا، اس نے آپ کی چادر آپ علیہ السلام کے سر مبارک سے زور سے کھینچی۔ یہاں تک کہ آپ کی گردن مبارک سرخ ہو گئی۔ قریب تھا کہ آپ کا سر مبارک دیوار سے جا لگے۔ حضور ﷺ اس دیہاتی کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ تیرا کیا کام ہے؟ کیا مطلب ہے بیان کرو۔ اس نے کہا کہ یہ میرے دونوں اونٹ، اناج سے بھر دو۔ کیونکہ جو مال آپ کے پاس ہے وہ آپ کا اور آپ کے باپ کا نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے کہ مال میرا اور میرے باپ کا نہیں۔ لیکن تو نے یہ میری چادر زور سے کھینچی یہ تو میرا حق ہے۔ اس کا بدلہ تو میں تم سے لوں گا۔ اس نے کہا میں ہرگز اس کا بدلہ نہیں دوں گا۔ آپ علیہ السلام یہ کلمہ فرماتے تھے اور نہایت خوشی سے مسکراتے جاتے تھے اور وہ بھی جواب دیتا جاتا تھا۔ جب اس گفتگو میں تھوڑی دیر گزری تو حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بلا کر فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر کھجور اور دوسرے اونٹ پر جو بھر کر دے دو۔ (تفسیر عزیزی پارہ تبارک ص۶۲، سنن ابی داؤد کتاب الادب ج۲ ص۶۵۲)

۱۵...... حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی حاجت مند کو دیکھتے تو مجھے حکم دیتے۔ میں کسی

سے قرض لیتا اور اسے کپڑے پہناتا اور کھانا کھلاتا۔ ایک دفعہ ایک مشرک میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے، تم کسی اور سے قرض نہیں لینا۔ میں دے دیا کروں گا۔ ایک دن جب میں وضو کر کے اذان کی تیاری کر رہا تھا تو وہ مشرک اپنے ہم پیشہ تاجروں کی جماعت کے ساتھ آیا اور آواز لگا کر کہنے لگا کہ او حبشی، او حبشی، او حبشی! پھر نہایت سخت لہجے میں کہنے لگا تجھے معلوم ہے کہ مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا کہ بس چند ہی دن ہیں۔ اس نے کہا صرف چار دن ہیں۔ اگر ان دنوں میں میرا قرضہ ادا نہ کیا تو میں تمہیں غلام بنا دوں گا اور تم پہلے کی طرح بکریاں چراتے پھرو گے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ اسی طرح عشاء کی نماز پڑھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا۔ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ نہ میرے پاس قرض دینے کے لئے کچھ ہے، نہ آپ کے پاس اور وہ مجھے رسواء کر کے چھوڑے گا۔ جب تک کہیں سے مال آ جائے، تب تک مجھے روپوش ہونے کی اجازت دیجئے۔ میں یہ کہہ کر وہاں سے نکلا اور گھر آ کے تیاری کی۔ صبح ہونے کے انتظار میں تھا کہ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ چار اونٹنیاں سامان سمیت بیٹھی ہوئی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بشارت سنائی کہ چار اونٹنیاں بمع سامان کے شاہ فدک کی طرف سے ہدیہ میں آئی ہیں۔ ان کے ساتھ جو معاملہ کرنا چاہو تو کرو۔ حضرت بلال نے قرضہ ادا کیا۔ پھر مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں مسجد میں حضور علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے بارے میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سارا قرضہ ادا کرا دیا۔ اب کوئی قرضہ نہیں رہا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا کچھ باقی بچا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تقسیم کر کے مجھے بے فکر کر دو۔ کیونکہ جب تک تم تمام مال تقسیم کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے، میں ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔

پھر عشاء کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر پوچھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابھی تک مال موجود ہے۔ کوئی مستحق نہیں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف نہیں لے گئے بلکہ مسجد میں ہی رات گزاری۔ پھر دوسرے دن مجھے بلا کر پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سارا مال تقسیم ہو گیا ہے۔ اللہ نے آپ کو بے فکر کر دیا تو آپ علیہ السلام نے اللہ کی تعریف کی اور اللہ اکبر کہا۔ آپ کو یہ ڈر تھا کہ کہیں اس مال کے ہوتے موت نہ آ جائے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الخراج والامارۃ والفئی باب فی الامام یقبل ہدایا المشرکین ج۴ ص۴۳۳)

۱۶...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ جا رہے تھے۔ آپ کے جسم پر نجرانی چادر تھی۔ ایک دیہاتی نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا۔ یہاں تک آپ کی گردن مبارک میں رگڑ کے اثرات ظاہر ہو گئے اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ دینے کا حکم دیجئے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑے اور اسے دینے کا حکم فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوتی مؤلفة قلوبهم)

تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

حافظ محمد انس

(۹۱) مولانا حافظ عبدالجبار سلفی صاحب

جامع مسجد ختم نبوت مدینہ کالونی کھاڑک ملتان روڈ لاہور کے خطیب، خدام اہل سنت پاکستان کے راہنما اور کئی کتب کے جیّد مصنف مولانا عبدالجبار سلفی کی کتاب **القول المعتبر فی حیات خیر البشر** جنوری ۲۰۱۴ء کی مرتب کردہ نظر ہے۔ یہ کتاب دراصل مولانا عبدالجبار سلفی کی چار کتابوں کا مجموعہ ہے۔

۱...... ’’**تعویذ المسلمین عن شرور المفسدین**‘‘ یہ کتاب اشاعۃ التوحید کے رہنما مولانا خضر حیات بھکروی کی کتاب المسلک المنصور کا جواب ہے۔

۲...... ’’**تنبیہ الناس علیٰ شر الوسواس الخناس**‘‘ یہ کتاب بھی ’’**الفتح المبین فی کشف مکائد الکاذبین**‘‘ کے جواب میں لکھی گئی۔

۳...... نامور عالم دین مولانا محمد اسماعیل محمدی مرحوم نے کوٹ بلال گوجرانوالہ میں حیات النبی ﷺ کے عنوان پر ایک تقریر کی، جسے قاری اللہ دتہ نے مرتب کرکے ’’آوازِ حق‘‘ کے نام پر شائع کردیا۔ تلہ گنگ سے اشاعۃ التوحید کے رہنما مولانا ضیاء الرحمٰن نے اس تقریر کے جواب پر مشتمل رسالہ شائع کیا، جس کا نام ’’کلمہ حق‘‘ رکھا۔ اس کا جواب مولانا عبدالجبار سلفی صاحب نے ’’لطمۃ الحق‘‘ کے نام سے تحریر کیا۔

۴...... ’’**سوط العذاب علیٰ العنید الکذاب**‘‘ اشاعۃ التوحید منڈی بہاؤالدین کے راہنما حکیم مشتاق احمد صاحب نے مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کے نام ایک کھلا خط شائع کیا، جس کا جواب ’’**سوط العذاب علی العنید الکذاب**‘‘ کے نام سے مولانا عبدالجبار سلفی نے لکھا۔

ان چاروں کتب ورسائل کو ’’**القول المعتبر فی حیات خیر البشر** ﷺ‘‘ کے نام پر یکجاء کرکے ایک کتاب تیار کردی گئی، اس مجموعہ میں اس کو بھی شامل کیا جارہا ہے۔ یہ چاروں کتابیں دراصل چار کتابوں کے جواب میں لکھی گئیں۔ اصل کتب اور ان کے جوابات دونوں میں بے پناہ حدت وشدت ہے۔

(۹۲) مولانا حافظ عبدالجبار سلفی صاحب

لاہور کے معروف عالم دین، مصنف وخطیب حضرت مولانا عبدالجبار سلفی کا مرتب کردہ رسالہ ’’سیف سراجیہ بر فتنہ مماتیہ‘‘ اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔ مؤلف نے یہ مختصر رسالہ حضرت مولانا محمد

عبداللہ بھکر مرحوم کے حکم پر مرتب کیا اور ہمارے مخدوم اور خانقاہ سراجیہ کندیاں کے شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی ایک تحریر کو مدار بنایا گیا۔ جس سے حیات النبی ﷺ پر خانقاہ سراجیہ کا موقف اور زیادہ واضح طور پر سامنے آ کر خلق خدا کے بھلے کا باعث ہوا۔

(۹۳) مولانا مفتی عبدالمعید صاحب سرگودھا

(وفات: ۱۵ستمبر ۲۰۱۵ء)

آپ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی کے پوتے اور مولانا مفتی احمد سعید سرگودھوی کے صاحبزادہ تھے۔ آپ نے ''جدید اشاعتی فرقہ تخلّیات ونظریات'' کے نام پر تین حصوں میں رسائل تحریر فرمائے۔ پہلے حصہ میں اشاعۃ التوحید کے حضرات پر ۷۵ سوال کئے۔ دوسرے حصہ میں مزید ایک سو پانچ سوال کئے۔ حصہ اوّل اور حصہ دوم میں کل ایک سواسّی (۱۸۰) سوالات ہو گئے۔ اس رسالہ کو اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

(۹۴) مولانا مفتی عبدالمعید صاحب سرگودھا

آپ نے ''جدید فرقہ اشاعتی کے تخیلات ونظریات'' کا تیسرا حصہ شائع کیا، جس میں اشاعۃ التوحید والسنہ کے حضرات سے مزید ایک سو پچیس (۱۲۵) سوالات کئے۔ پہلے دو حصوں میں شامل ایک سواسّی (۱۸۰) سوالات کے ساتھ کل سوالات کی تعداد ۳۰۵ ہوگئی۔ اس رسالہ کو بھی اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

(۹۵) مولانا حبیب اللہ تونسوی صاحب

حضرت مولانا حبیب اللہ تونسوی صاحب جامعہ محمد یہ تونسہ شریف اور دارالعلوم کراچی میں پڑھتے رہے۔ آپ نے ''مسئلہ سماع موتی وحیات النبی ﷺ اور ہمارے اکابر'' کے نام پر ایک کتاب لکھی، جسے ہم اس مجموعہ میں شامل اشاعت کررہے ہیں۔ اس کتاب کے آخری حصہ میں فتاویٰ جات تھے، جو اس مجموعہ کی کئی پہلی کتب میں آگئے ہیں۔ چنانچہ یہاں سے ان کو ہم نے حذف کردیا ہے۔

یاد رہے! ڈیرہ اسماعیل خان کے حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی اور مولانا حبیب اللہ تونسوی یہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ اس مجموعہ میں اس عنوان پر دونوں حضرات کے رشحات قلم شائع ہو رہے ہیں۔ فالحمدللہ!

(۹۶) مولانا محمد امین صاحب مبارک پوری

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے مدرس مولانا محمد امین صاحب قابل اساتذہ کرام میں شامل ہوتے ہیں، انہوں نے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے عنوان پر لکھنا شروع کیا۔ سب سے پہلے اس عقیدہ کو قرآن پاک، پھر احادیث مبارکہ، پھر اجماع امت اور پھر علماء اسلام بالخصوص علمائے دیوبند کی عبارات کو

لائے ہیں۔اس کتاب کو۲۰۱۳ء میں ’’التحقیق المتین فی حیات النبی الامین ‘‘کے نام سے شائع کیا۔اس کتاب کواس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہاہے۔

(۹۷)مولانا محمدامین صاحب مبارک پوری

مولانا محمدامین صاحب چناب نگر کے مدرس اور جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل ہیں۔آپ تدریس زندگی کے ساتھ ساتھ تصنیفی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں اور دونوں میں کامیابیاں سمیٹ رہے ہیں۔آپ نے ۲۰۲۱ء میں ’’حیات شہداء کرام‘‘ کے نام سے کتاب شائع کی۔اس سے قبل عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر’’التحقیق المتین فی حیات النبی الامین ‘‘نامی کتاب شائع کر چکے ہیں۔زیرنظر کتاب ’’حیات شہداء کرام‘‘ سے سابقہ کتاب کے موادکوحذف کرنے کے بعداس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

(۹۸)مولانا فصیح اللہ صاحب مدظلہ

آپ جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ ایریا کراچی کے مدرس ہیں۔آپ نے ’’عقیدہ حیات النبی ﷺ ‘‘ کے نام سے کتاب شائع کی۔جس کے آخر میں حضرت علامہ بیہقیؒ اور حضرت علامہ سیوطیؒ کے رسائل کے بابت حیات الانبیاء علیہم السلام کوبھی شامل کیا۔وہ دونوں اس مجموعہ میں پہلے سے شامل ہیں۔اس لئے یہاں سے حذف کردیا۔البتہ مولانا فصیح اللہ مدظلہ کی کتاب ’’عقیدہ حیات النبی ﷺ ‘‘کومکمل واکمل اس مجموعہ میں شامل اشاعت کرلیاہے۔

(۹۹)مولانا نذیراللہ خان گجراتی

ایک رسالہ ارشادات ’’رحمۃ للعالمین فی حیات خاتم النّبیین‘‘ کے نام سے انجمن مدرسہ حیات النبی گجرات سے شائع شدہ ہے۔اس پر کسی مصنف کا نام نہیں ہے۔مسجد حیات النبی ﷺ گجرات کے بانی وخطیب حضرت مولانا نذیر اللہ خان تھے، جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور ابتداء میں ہی مسئلہ حیات النبی ﷺ کے پاسبانوں میں شامل تھے۔غالباً ان کا مرتب کردہ ہے۔انتہائی عام فہم اور ہرعام وخواص کوسمجھ آجانے والا رسالہ ہے۔اس مجموعہ میں شامل اشاعت کررہے ہیں۔

(۱۰۰)مولانا نذیراللہ خان گجراتی

ایک رسالہ ’’شہادۃ الحق،منکرین حیات،کتمان حق اوراس پراعلان حق کا لیبل‘‘ کے نام سے انجمن مدرسہ حیات النبی گجرات کا اکتوبر۱۹۶۴ء کا شائع کردہ ہے۔اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہاہے۔

یہ بھی غالباً حضرت مولانا نذیراللہ خان گجرات والوں کا مرتب کردہ ہے۔

امیر مرکزیہ حضرت خاکوانی مدظلہ کا بہاول نگر میں خطاب

(۲۶ ستمبر ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب سٹی ہائی اسکول گراؤنڈ بہاول نگر)

ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم

دور نبوت میں جھوٹے مدعی نبوت کا فتنہ اٹھا، صحابہ کرامؓ نے اس فتنہ کا مقابلہ جہاد کے ذریعے کیا۔ صحابہ کرام کے دور میں سب سے خطرناک معاملہ جو تھا وہ یمامہ کا محاذ تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کے ذریعے اس فتنہ کا سد باب کیا۔ آج بھی موجودہ پوری صدی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ سے برطانوی سامراج کی یہ کوشش رہی ہے، ان کے ضمیر پر اور ان کے دماغ پر سوار رہا ہے مسلمانوں کا جہاد کی طرف متوجہ ہونا۔ اورانہوں نے مسلمانوں کے جہاد کو ختم کرنے کی فکر میں ایک نبوت کا اعلان کرایا۔ اس نبوت نے کچھ کام نہیں کیا، کوئی نیا فلسفہ، کوئی نئی بات، کچھ بھی نہیں کیا، سوائے حضور ﷺ کے دین ہی کو خراب کرنے کے۔ مسلمانوں کی اصطلاحات کو اپنے لیے استعمال کیا۔ مثلاً یہ کہ ہمارے کلمہ کو قادیانی پڑھتے ہیں، لیکن کلمہ میں وہ حضور ﷺ کا نام نہیں لیتے۔ بظاہر کہتے تو ہیں محمد لیکن دوسری بار آنا والا مراد لیتے ہیں۔ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** سے مراد ان کی حضور ﷺ نہیں ہوتے، بلکہ اس سے مراد قادیانی ہوتا ہے۔

اب ہمارے لئے مشکل یہاں یہ ہے کہ ان کو ہم کہیں کیا؟ پکاریں کیا؟ غلام احمد اور اس کی ذریت کو۔

طالب علم موجود ہیں یہاں، توجہ کریں کہ عربی کے اصول کے مطابق جب کسی مرکب اضافی کی نسبت کسی چیز کی طرف کی جاتی ہے تو وہاں قانون یہ ہوتا ہے کہ مضاف یا مضاف الیہ کو حذف کر کے ایک نام لیا جائے۔ مثلاً: جیسے عبدالقیس ہے۔ عبدالقیس یہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ جب اس کی نسبت دیں گے تو وہ ''عبقسی'' کہیں گے۔ عبدی بھی نہیں کہہ سکتے۔ قیس یا قیسی بھی نہیں کہہ سکتے، دونوں کو ایک ساتھ عبدالقیس یا عبدالقیسی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو اس کو ''عبقسی'' کہتے ہیں۔ یعنی جزء اس کا ایک ہی ہوگا۔

اب ان قادیانیوں کو ہم قادیانی کہیں اور اس کو برا جانیں، تو یہ سمجھیں کہ وہاں قادیان کا ہر شہری تو کافر نہیں ہے۔ قادیان میں تو بہت سے لوگ رہتے ہیں، مسلمان بھی اور دیگر مذہب کے بھی۔ تو ان کو ہم قادیانی کہیں اور یہ نسبت ان کے ساتھ جوڑیں تو یہ قادیان میں رہنے والوں کے ساتھ زیادتی ہے، اور اگر قادیانیوں کو احمدی کہیں تو یہ بھی ظلم ہے۔ تو ان کو کیا کہیں؟ ان کا نام کیا ہونا چاہئے؟ تو عربی کے درج بالا قانون کے مطابق یہ ''غلمدی'' بنتے ہیں۔ (سامعین کی طرف سے قہقہہ) ماشاء اللہ، ماشاء اللہ!

’’غلمدی‘‘ بنتے ہیں کہ نہیں بنتے؟ بنتے ہیں!

ان غلمدیوں نے یہ کوشش بھی کی کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام مبشر ہیں۔ رسول احمد ﷺ کے مبشر ہیں تو انہوں نے احمد کے متعلق کہا کہ غلام احمد سے غلام ہٹا دو باقی احمد ہے تو یہ ہمارے نبی کی طرف اشارہ ہے۔ اس کا جواب حضرت شاہ صاحبؒ نے دیا تھا کہ جب شاہ صاحبؒ کے سامنے کسی نے یہ کہا کہ ہمارے مرزے کی تو قرآن میں بشارت آئی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے بشارت دی ہے احمد کی۔ شاہ جی نے فرمایا کہ اس کا نام تو غلام احمد ہے۔ وہاں بشارت میں تو حضور ﷺ کا نام احمد ہے۔ ان کی بشارت دی گئی ہے۔

مرزائی کہنے لگا کہ نہیں غلام ہٹا دو بس! اس سے ہمارا مرزا ہی مراد ہے۔ تو شاہ صاحب نے بڑے اطمینان کے ساتھ کہا: ارے! میں نے تو نہیں بھیجا اسے نبی بنا کر۔ اس نے کہا: آپ! آپ کیوں بھیجیں گے؟ کیا نبی آپ بنا کے بھیجتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں بھیجتا ہوں۔ کہا وہ کیسے؟ فرمایا: میرا نام عطا اللہ ہے، اس میں عطاء ہٹا دو تو میں اللہ ہوا، جب میں نے اس کو نبی بنایا ہی نہیں تو وہ کیسے بن گیا؟

تو بھائیو! گزارش یہ ہے کہ تحریف کا باب بہت وسیع ہے، اور یہ باب کھلا ہے، لیکن کچھ تو عقل بھی ہونی چاہئے۔ کیا مقام نبوت یہی کچھ ہے؟ یہ تو بہت اونچا مقام ہے۔ اس کے لیے صداقت اور دیانت شرط ہے۔ نبی کی نبوت کو منوانے کے لیے اللہ تبارک وتعالی نے حضور ﷺ کی عمر مبارک کے دو حصے بطور نمونہ پیش کئے، جو کہ تریسٹھ (۶۳) برس کی تھی، اس کو اگر تین حصوں میں تقسیم کریں تو یہ اکیس اکیس برس کے تین حصے بنتے ہیں۔ تو نبوت کے اعلان سے پہلے حضور ﷺ کے چالیس (۴۰) برس کی عمر میں نبوت کا اعلان ہوا۔ یہ چالیس برس کا دورانیہ آپ کی عمر کا تقریبا دو/ تین حصہ بنتا ہے اور اس میں کوئی پیغام نہیں ہے۔ نہ اللہ، نہ رسول، نہ قرآن، نہ نماز، نہ اخلاق، کوئی پیغام نہیں ہے تو علماء کہتے ہیں کہ فروعی احکام کے لحاظ سے حضور نے کوئی بات نہیں کی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا اللہ تبارک وتعالی نے حضور ﷺ کی دو بٹا تین عمر کا حصہ ضائع کیا ہے؟ نہیں! بلکہ ہمارے نزدیک کہ حضور ﷺ کو جب حکم ہوا ’’وانذر عشیرتک الاقربین ‘‘ تو آپ نے سب سے پہلے جو خطاب کیا ہے، یہی کیا کہ آپ نے اسی دو حصے عمر کو پیش کیا ہے، جو بظاہر کوئی پیغام نہیں رکھتی۔ اسی کو سامنے رکھ کر یہ کہا ہے کہ ’’فقد لبثت فیکم عمرا من قبلی ‘‘ میں تمہارے پاس رہا ہوں چالیس برس تم نے مجھے کیسا پایا؟ ’’ھل وجدتمونی صادقا او کاذبا ‘‘ تم نے مجھے کیسا پایا ہے، سچا پایا کے نہیں؟ سب نے متفقہ کہہ دیا ہم نے تو آپ کو سوائے صادق کے وامین کے اور کچھ نہیں پایا۔ پھر فرمایا جب یہ بات ہے تو پھر میں ایک بات کرتا ہوں، کہ اگر میں کہوں کہ میں اوپر کھڑا ہوں اور آپ نیچے کھڑے ہیں، میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک لشکر ہے جو پیچھے سے حملہ کرنے والا ہے، تو کیا میری اس بات کو مان لو گے؟

یہ وہ دعوت تھی جو آپ نے اپنے عزیز واقارب، چاچوں اور پھوپھیوں کو دی تھی۔ اب چچا کھڑا ہوا، ابولہب کھڑا ہوا، اٹھ کر اوپر آیا، آ کر دیکھا پہاڑ کے پیچھے، کہنے لگے میں دیکھ کے آیا ہوں کوئی چیز نہیں ہے، کوئی لشکر نہیں ہے۔ لیکن محمد! اگر تو کہے کہ: کوئی ہے، جب کہ میری آنکھ کہہ رہی ہے کہ نہیں ہے، لیکن میں اپنی آنکھ کو جھٹلا دوں گا اور تیری بات کو مان لوں گا کہ تو ایسا سچا اور امین ہے۔ سبحان اللہ! یہ ہے نبوت کی بنیاد۔

معلوم ہوا کہ چالیس برس تریسٹھ برس میں سے نبوت کی بنیادیں بھری ہیں اللہ جل مجدہ نے۔ پھر اللہ نے حضور ﷺ کی عمر کی قسم کھائی ہے: ’’لعمرک انھم لفی سقرتھم یعمھون قسمیں کھائی ہیں اللہ نے حضور ﷺ کی عمر کی، یہ نبوت کا معیار ہے۔

یاد رکھیں! یہ مقام صحابہؓ کو بھی حاصل نہیں، اولیاء کو بھی حاصل نہیں۔ جب کسی ولی کو ساری نسبتیں مل جائیں، بزرگوں کی طرف سے یہ حکم ہو جائے کہ جاؤ اجازت ہے اب تبلیغ کرو، تو جو صاحب ارشاد ہوتے ہیں ان کی طرف سے اجازت ہو جاتی ہے کہ اپنی ولایت کو ظاہر کریں، لیکن اگر کوئی کھڑے ہو کر یہ کہے کہ یار کل تک تو تم اور ہم اکٹھے گلی ڈنڈا کھیلتے تھے، ہم شرارتیں کرتے تھے، سینما دیکھتے تھے۔ آج تم بڑے پاکیزہ بن گئے ہو، تو وہ کہے گا میں نے نبوت کا دعوی تو نہیں کیا۔ میں ایک گنہگار آدمی تھا۔ ہر گنہگار کا ایک مستقبل ہے اور ہر ولی کا ایک ماضی ہے۔ میرا ماضی وہ تھا میں اب بات کر رہا ہوں توبہ کا دروازہ کھلا تھا ہم نے کر لیا۔ لیکن نبی کے لیے یہ گنجائش نہیں ہے نبی سب سے پہلے اپنے اعلان نبوت سے پہلے والی زندگی کو پیش کرے گا کہ کہیں جھوٹ ہے؟ کہیں بددیانتی ہے؟ کسی کے ساتھ دغا بازی ہے؟ اور اس (مرزے) کی ابتدا ہے اسی سے ہوئی ہے کہ وہ باپ کا پیسہ لے کر سیالکوٹ آ گیا تھا ملازمت کرنے۔

تو بھائیو! میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ یہ بہت بڑا، بہت بڑا فراڈ ہے اور پوری صدی اس امت کی ضائع ہوئی ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’ومکروا مکرا و مکرنا مکرا وھم لا یشعرون، فانظر کیف کان عاقبة مکرھم انا دمرناھم وقومھم اجمعین‘‘ اللہ کی بھی اپنی تدبیریں ہوتی ہیں۔

حضور کا ایک فرمان ہے کہ مجھے فضیلت دی گئی ہے انبیاء پر چھ باتوں میں۔

پہلی بات کیا ہے: ’’جوامع الکلم‘‘ گفتگو کا سلیقہ سکھایا گیا کہ میں بات کرتا ہوں الفاظ تھوڑے ہوتے ہیں معانی بہت زیادہ ہوتے ہیں، سبحان اللہ!

اس کے ساتھ دوسرا قانون بھی سمجھیں، وہ یہ ہے کہ محبوب جس آدمی سے محبت کرتا ہو اور وہ صاحب کمال ہو، تو یہ محبت ذریعہ بن جاتی ہے محبوب کے کمالات اور عادات کے انتقال کا۔ اسی طریقے سے رسول اللہ ﷺ سے امت کے ہر گنہگار کو، ہر نیکوکار کو، ہر انسان کو محبت ہے اور ’’لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون

احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ’’جب تک اپنے ماں باپ سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہو محبوب نہ ہو ایمان کامل نہیں ہوتا۔تو محبت کے کمالات ہی منتقل ہوتے ہیں، جو کمالات اللہ نے حضور ﷺ کو دیئے ہیں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ امت کے اندر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً: آپ اسی بات کو دیکھ لیں کہ میرے لئے یہ المیہ ہے کہ میں نے انگریزی بھی پڑھی ہے، انگریزی اسکولوں کالجوں میں رہا ہوں، وہاں پر بات کرنا مجمع کے اندر سب سے مشکل کام ہوتا تھا، جسے سپیچ (تقریر) کرنا کہتے ہیں۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب اس تعلیم کو حاصل کیا تو بات کرنا مشکل نہیں رہا۔ بڑے بڑے لیکچر فصاحت و بلاغت کے ہوجاتے ہیں۔ یہ کس چیز کا حصہ ہے؟ یہ وہ کلام ہے جس کا سلیقہ اللہ نے حضور ﷺ کو سکھایا، اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ہمیں بھی ملتا ہے، اس کی تاثیر آتی ہے۔

اسی طرح دوسری خصوصیت حضور ﷺ نے ہمیں کیا فرمائی، فرمایا: مجھے فضیلت ہے دوسرے انبیاء پر کہ ’’نصرت بالرعب‘‘ مجھے رعب دیا گیا ہے، میرا دشمن مجھ سے ایک مہینے کی مسافت پر ہوتا ہے تو اس کے دل پر میرا رعب چھا جاتا ہے اور وہ بزدل بن جاتا ہے۔ آج دیکھو یہ پوری مغربی دنیا وسائل سے اور ہتھیاروں سے لیس ہے، بہت آگے ہیں لیکن ڈرنا ہمیں چاہیے یا ان کو؟ وہ دہشت گرد کس کو کہتے ہیں؟ مسلمانوں کو، تو بات سنیں ہم دہشت گرد نہیں، ہم میں سے بہتوں نے کبھی بندوق کو ہاتھ بھی نہیں لگایا ہوگا، دیکھا بھی نہیں ہوگا، لیکن مدارس کی دہشت کیوں ہے؟ وہ اگرچہ دہشت زدہ ہے، لیکن ہم دہشت گرد نہیں۔ اس کا کیا علاج ہے کہ وہ دہشت زدہ ہیں۔ کیوں دہشت زدہ ہیں؟ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کے ’’نصرت بالرعب‘‘ کا کچھ نا کچھ رنگ ادھر بھی ہے۔ (سامعین کی طرف سے ماشاء اللہ، ماشاء اللہ!)

حضور کی ختم نبوت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ حضور کی نبوت جاری ہے۔ نئی نبوت نہیں آئے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ نبوت کا نور اگر دنیا میں کسی وقت نہ رہے تو اللہ کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔ اللہ کی حجت تمام جب ہی ہوتی ہے، نبوت کا نور ہو، مخلوق کو نبوت کا پیغام پہنچے اور وہ نہ مانے تو پھر عذاب آتا ہے۔ یہ یاد رکھیں۔

تو ختم نبوت کا معنی یہ نہیں ہے کہ نور نبوت ختم ہوگیا، نہیں! بلکہ حضور ﷺ کی نبوت اتنی کامل ہے کہ اللہ نے اس کو قیامت تک باقی رکھا ہے اور کامل ہونے کا سبب کیا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت اور دلیل نبوت دونوں قیامت تک باقی ہیں۔ ان کی نافعیت بھی باقی ہے۔ دیکھو قرآن پر جب بھی عمل ہوا ہے، شریعت مطہرہ پر عمل ہوا ہے، اس کے اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔ اسی طریقے سے جب یہ ارتداد کے فتنے کی لہر حضور ﷺ کی وصال کے بعد اٹھتی ہے تو امت کا شیرازہ بگڑنے لگا ہے، یہ عقیدے کا مسئلہ ہوتا ہے۔ عمل کی کمزوری اور ہوتی ہے، لیکن عقیدے کی کمزوری جان لیوا ہوتی ہے دین کے لیے۔ تو یہ عملی عقیدے کا مسئلہ ہے اور پھر عقیدہ بھی وہ جو نبوت کو لازم ہے۔

یاد رکھو! نبوت کے بدلنے سے امت کا لقب بدل جاتا ہے۔ جیسے ہم عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نبی مانتے ہیں کہ نہیں مانتے؟ حضور کو بھی نبی مانتے ہیں۔ تو فرق کیا ہے؟ ہم اپنے آپ کو عیسائی کہہ سکتے ہیں ماننے کی وجہ سے؟ نہیں! اسی طریقے سے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے بعد حضور ﷺ کی نبوت کا آجانا علامت ہے اس بات کی کہ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اب حضور ﷺ کی نبوت کا زمانہ ہے۔

اچھا اگر ہم مرزے کو خدانخواستہ نبی مان لیتے ہیں یا اجرائے نبوت کو مان لیتے ہیں اور ختم نبوت کو نہیں مانتے، تو پھر نتیجہ کیا ہوگا؟ نتیجہ یہ ہوگا کہ آج ہمیں اس (مرزا) کو ماننا ضروری ہوگا۔ اور جب اس کو مانیں گے تو پھر کیا ہم محمدی کہلوا سکیں گے؟ پھر ہم محمدی نہیں کہلوا سکتے، کیونکہ نبوت بدلنے سے عنوان بدل جاتا ہے، لقب امت کا بدل جاتا ہے۔

یہ بھی دیکھ لیں کہ حضور ﷺ پر آیت تکمیل نبوت کی آئی ہے: ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی'' یہ آیت کس پر اتری ہے؟ (سامعین: حضور ﷺ پر) لیکن خطاب کس کو ہے؟ ''کم'' کی ضمیر کس کی طرف ہے؟ (سامعین: امت کی طرف)

کیا مطلب ہے اس کا؟ مطلب یہ ہے کہ اب دین کی خدمت اور دین کی بقا صحابہؓ کے ذمہ ہے۔ اس آیت میں اب دین کی نسبت قوم کی طرف ہے۔ اس سے پہلے حضور ﷺ دین کی نسبت اپنی طرف کر رہے تھے، جیسے: ''لکم دینکم ولی دین'' اور ''قل یاایھا الناس ان کنتم فی شک من دینی'' خطاب حضور کو ہو رہا ہے لیکن یہ خطاب حضور کے واسطے سے صحابہ کو اور پوری امت کو ہو رہا ہے۔ تو یہ تکمیل ہے۔ اس کو عنوان دیا ہے علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ نے فرمایا: نور نبوت زندہ ہے لیکن نیا نبی نہیں آئے گا۔ اب یہ نور پوری امت پر چھڑک دیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس امت کا اجماع اب حجت ہے۔ جب اس امت کا اجماع حجت ہے تو پھر مرزے کے کفر کو ماننا بھی فرض ہے اور سب پر ماننا لازم ہے۔

اب جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب وہ یمامہ کا فتنہ ختم ہوا، مسیلمہ قتل ہوا، چالیس ہزار کا لشکر تھا جو ختم ہوا۔ ستر بدری صحابہؓ شہید ہوئے، سات سو حفاظ صحابہؓ شہید ہوئے۔ تو پھر اس کے بعد ہوا کیا ہے؟ پھر جہاد کا دروازہ کھلا ہے، اور جہاد کے دروازے کھلنے سے امت کو قیصر و کسریٰ کی غلامی سے نجات ملی ہے۔

اب بھی ایک صدی تک پالا ہے اس فتنے کو انگریز سامراج نے۔ اب بھی اگر ہم اس فتنہ کے خلاف اقدام اٹھاتے ہیں تو ان کی دم پر پاؤں آتا ہے، تکلیف ان کو ہوتی ہے۔ کیوں؟ وجہ یہی ہے کہ اصل ان کی خواہش ہے کہ جہاد امت میں نہ آجائے۔

یاد رکھیں! ان شاء اللہ تعالیٰ حضور ﷺ نے فتن کے دور کی جو پیش گوئی فرمائی ہے اس میں جہاد کا

ذکر ہے، جہاد ہی سے اللہ عزت دیں گے۔ لہٰذا دروازہ کھلے گا، اس لیے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے فضیلت دی گئی ہے چھ چیزوں میں ’’نصرت بالرعب‘‘ یہ اس امت کا رعب ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کے لوٹوں کو بھی وہ ایٹم بم سمجھیں، تو یہ قصور ہمارا تو نہیں ہے۔

تو میرے بھائیو! یہ گھبراہٹ کی بات نہیں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چور دروازے ایک ایک کر کے بند ہو رہے ہیں۔ یہ خالص شرعی اور اعتقادی مسئلہ ہے اور اعتقاد پر سمجھوتہ نہیں ہوا کرتا۔ اعتقاد یہ گرہ ہوتی ہے، اگر یہ کھل جائے پھر انسان کچھ نہیں رہتا۔ اس اعتقاد کے پیچھے بہت برکات ہیں، جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں کسی اور موقع پر اللہ چاہے گا تو بات ہو جائے گی۔

تو بہر حال آپ اپنی ہمت جاری رکھیں، بہت کچھ ہو چکا ہے، ان شاء اللہ تھوڑا کام رہ گیا۔ اصل کام یہی ہے کہ علماء کرام بیٹھیں اور حکومت سنجیدگی سے اس مسئلہ کو لے۔

آئینی ترمیم کے پچاس سال کے بعد بھی ایک بات یہ سامنے آئی ہے کہ جب سنجیدگی سے علماء کرام بیٹھیں ہیں، عدالت سے گفتگو ہوئی ہے تو ان کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور وہ مجبور ہو گئے ہیں علماء کرام کے موقف کو تسلیم کرنے پر۔ انہوں نے باقاعدہ اپنی غلطی تسلیم کی ہے۔ یہ انہونی بات ہے، بہت اونچی بات ہے۔

اب اللہ نے ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کے دن سے کچھ پہلے ہی یہ بشارت دے کر مزید لوگوں کو گرما دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کام کو اتمام تک پہنچانے میں ہم مساکین کی بھی کمزور سی کوششوں کو قبول فرمائے۔ امین!

اللہ تعالیٰ آپ کو خلوص کے ساتھ، اپنے ایمانی جذبے کے ساتھ قبول فرمائے۔ امین! بے انتہا فوائد اس امت کو ملے ہیں، اس کی جھولی میں آئے ہیں، ختم نبوت کی برکت سے۔ بہت طویل بات ہوگئی اللہ نے پھر موقع دیا تو دیکھیں گے، مزید بات ہوگی۔

البتہ ایک فتنے کا دروازہ کھلا ہے، پہلی امتوں میں ختم نبوت کی بات نہیں تھی۔ اس امت میں وہ فتنہ آیا ہے، وہ کیا ہے؟ دجال کا فتنہ! دجال کے فتنے کا ذکر پہلی امتوں میں بھی تھا، اس امت میں بھی ہے۔ لیکن جب ختم نبوت کا اعلان ہوا تو اب دوسری نبوتیں تو آئیں گی نہیں۔ اب تک دجال کا خروج نہیں ہوا تو یہ متعین ہو گیا کہ پھر دجل کا فتنہ جو ہے اس کی سرکوبی ہمیں کرنی پڑے گی۔ اسی کا یہ پہلا حصہ ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ دجل کے فتنے کی ابتدا ہے، شروعات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں استقامت عطا فرمائے۔ اگر ہم شریعت کے راستے کو اپنائیں تو ختم نبوت کے بعد بے شک دجل کے فتنہ سے اس امت کو جو واسطہ پڑنا ہے، اس کے سدباب کے لئے اللہ نے پورا نظام دیا ہے قرآن کے اندر۔ اللہ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ دعا کرلیں۔

گولڈن جوبلی مینار پاکستان پر مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کا بیان

ضبط تحریر: مولانا عابد کمال پشاور

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد! قال اللہ تعالی فی محکم کتابہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، اللّٰھم صل علی محمد عبدہ ورسولہ وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات۔

صاحب صدر گرامی قدر لائق صد احترام علماء کرام معزز حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ اللہ کا کرم ہے اللہ کا فضل ہے کہ علی ہجویریؒ کی یہ نگری آج بھی تحفظ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کے نعروں کے ساتھ گونج رہی ہے۔ ملک کے کونے کونے سے شہر لاہور آپ تشریف لا کے یقیناً محبوب ﷺ کے عشق ومحبت سے سرشار ہو کے اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کہ تحفظِ ختمِ نبوت اور تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیے ہم بیدار بھی ہیں تیار بھی ہیں۔ اس شہر لاہور میں جب بھی وقت پڑا محبوب ﷺ کے نام مبارک، کام مبارک اور مقامِ مبارک کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ آج ہم یہاں جمع ہو کے ان سب شہداء ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اللہ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور اللہ ہمیں بھی یہ توفیق عطا فرمائے کہ اس کی رضا کے لیے کامل اخلاص کے ساتھ محبوب ﷺ کی ذات مبارک کی خدمت میں لگے رہیں۔ یہ لاہور شہر وہ شہر ہے یہ مسجد بادشاہی مسجد کے مینار اس بات کے گواہ ہیں کہ آج سے سوا صدی پہلے مرزا غلام قادیانی نے جب پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو مناظرے کا، مقابلے کا اور مباہلے کا چیلنج دیا تو وہ جب لاہور تشریف لائے تو جس طرح آج یہ مینار پاکستان کا سارا حصہ اور سارا رقبہ عاشقانِ رسول ﷺ کے ساتھ پر ہے اور تل دھرنے کی جگہ نہیں، اسی طرح آپ کے ساتھ بھی لوگ جب تشریف لائے تو عشقِ رسول سے سرشار ہو کے۔ یہ بادشاہی مسجد کے مینار آج بھی گواہ ہیں کہ حضرت (تاجدار گولڑہ) تو تشریف لے آئے لیکن مرزا غلام قادیانی آنے سے انکاری رہا اور کنی کترا تا رہا۔ جب اس سے وجہ پوچھی گئی ٹیلیگرام کے ذریعے تو اس نے وجہ یہ بتائی۔ حضرت سے کہا انہیں لکھا اُن کو یہ پیغام دیا کہ آپ کے ساتھ آنے والے لوگوں میں پٹھان کثرت سے ہیں اور پٹھانوں سے مجھے جان کا خطرہ ہے۔ تو مرزائی سن لیں تمہارا بڑا تو لاہور سے بڑی عبرت ناک موت لے کے گیا لیکن تحفظ ختم نبوت کے لیے اور تحفظ ناموس رسالت کے لیے آج بھی میدان میں آپ کو پٹھان نظر آئے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب

موجود ہیں اور دوسرے ان کے ساتھ سٹیج پر جلوہ افروز ہماری آپ کے دلوں کی دھڑکن قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ہیں۔ قائد دامت برکاتہم العالیہ کا تعلق ناصر قبیلے سے ہے اور پٹھان ہیں۔

تو یاد رکھیں! جب تک پٹھان جس کے خون اور رگ وریشے میں جو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کا تحفظ گوندھا ہوا ہے جب تک یہ میدان میں ہے کسی بھی قادیانی کو یہ جرات نہیں ہوسکتی کہ وہ مائی کا لال جو ہے تحفظ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کے قانون کو نقصان پہنچا سکے، مرزا یہاں سے اس شہر سے ذلت کی موت مر کے ساری عمر جس منہ سے وہ غلاظت بکتا رہا اللہ کریم نے اس کو ایسی حالت میں موت دی کہ اس کا منہ بھی غلاظت ہی میں تھا، اور وہ کہا کرتا تھا یہ ریل جو ہے ریل گاڑی یہ دجال کا گدھا ہے تو اُس مرزا کو تابوت میں بند کر کے لاہور سے دجال کے گدھا میں سوار کر کے قادیان بلٹی کیا گیا، تو یہ اہل لاہور کے لیے اعزاز ہے کہ یہاں جو بھی دشمن رسول آیا، جو بھی محبوب ﷺ کی ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کا دشمن آیا، اس نے اچھا دن نہیں پایا، اس نے عبرت ناک موت جو ہے وہ پائی ہے۔

آپ دیکھ لیجیے! جن جن حکمرانوں نے اپنے اپنے دور میں قانون تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کو غیر موثر کرنے کی کوشش کی آج ان کا نام لینے والا کوئی نہیں۔ اگر ایک اپنے ملک کے حکمران کو دیکھیں وہ غلام محمد جس کے دور میں یہاں ۱۹۵۳ء میں گولی چلی تھی اور ان لوگوں پر گولی چلی تھی کہ وہ جو یہ کہہ رہے تھے کہ تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد تاجدار ختم نبوت زندہ باد تو ختم نبوت کا نعرہ لگانے کی پاداش میں انہوں نے سینے پر گولیاں کھائیں، ذرا پتہ کریں نا آپ پتہ کریں کہ غلام محمد کی قبر کہاں ہے؟ اس پاکستان میں ہے، کراچی میں ہے اور غیر مسلموں کے قبرستان میں ہے۔ حکمرانوں کے لیے عبرت کی جا ہے اور عبرت کا سامان ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو اور توفیق عطا فرمائے کہ ان اکابر کے زیر سایہ ہم محبوب ﷺ کے نام مبارک، کام مبارک اور مقام مبارک کی خدمت کرتے کرتے مرجائیں، اللہ کریم قبول فرمائے۔ (آمین)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جلہ جیم میلسی

مجلس تحفظ ختم نبوت جلہ جیم اور جامع مسجد اقصی معروف ہسپتال والی جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام ۱۳ر ستمبر ۲۰۲۴ء کو ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی مولانا حسین احمد طارق نے کی۔ تلاوت کلام پاک قاری زاہد علی اور جناب قاری سکندر حیات تونسوی نے، جبکہ ہدایہ حمد ونعت ملک کے نامور نعت خواہان حضرات حافظ منیر احمد کراچی اور جناب حافظ ظفر شہزاد گجر نے پیش کئے۔ خصوصی اور ایمان افروز بیان عالمی مجلس کے مرکزی راہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے فرمایا۔ مولانا عبدالرحمٰن امین، مولانا نور محمد، جناب محمد سلیم جلوی سمیت علاقہ بھر سے علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ (محمد بلال بشیر بھٹی)

حضرت مولانا محمد انور بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ کراچی

مولانا عتیق الرحمٰن

ملک پاکستان کی عظیم وقدیم دینی درس گاہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور بدخشانیؒ ۱۳؍اگست ۲۰۲۴ء کو ۹۰ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ ۱۹۳۲ء میں افغانستان کے صوبہ بدخشاں میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان ایک دینی خاندان کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ آپ نے ۱۵ برس کی عمر میں فارسی اور ابتدائی تعلیم اپنے چچا جان مولانا محمد شریف فاضل جامعہ امینیہ دہلی سے حاصل کی۔ بعدازاں چھ سال تک آپ نے مزید علوم وفنون افغانستان کے شہر تخار میں حاصل کئے۔ ۱۹۶۵ء میں آپ پاکستان آئے۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک، انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ، دارالعلوم اسلامیہ سیدو شریف جیسے بڑے مدارس میں زیر تعلیم رہے، ۱۹۶۸ء میں کراچی منتقل ہوئے اور جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں مشکوٰۃ ودورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔ یہاں آپ کے اساتذہ میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، مولانا بدیع الزمانؒ وغیرہم شامل تھے۔

۱۹۷۰ء میں فراغت کے بعد دوسال آپ نے جامعہ فاروقیہ کراچی میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۲ء میں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تدریس شروع کی اور پھر ۵۲ سال تک مختلف علوم وفنون کو طلباء عظام میں منتقل کرتے رہے۔ آپ نے اردو، فارسی، عربی میں بہت ساری کتب تصنیف فرمائیں۔ درس نظامی کی کئی کتب کی تسہیل بھی آپ نے مرتب فرمائیں۔

آپ کی پہلی شادی محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن کا کچھ عرصہ بعد انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کی نواسی سے عقد نکاح ہوا۔ جن سے اللہ نے اولاد بھی دی اور نیک سیرت بھی بنایا۔ وفات سے ایک روز قبل دل کی تکلیف ہوئی آپ کو ہسپتال منتقل کیا گیا۔ ۱۳؍ اگست کو جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ نماز جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی امامت میں پڑھی گئی۔ نماز جنازہ میں کراچی کی معروف شخصیات سمیت مدارس کے ذمہ داران حضرات، مذہبی جماعتوں کے قائدین سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ آپ کو جامعہ دارالعلوم کراچی کے قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔

حضرت مولانا عبدالرحیم چترالی رحمۃ اللہ علیہ لاہور

جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاد الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم چترالیؒ ۱۳؍ستمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعۃ المبارک بوقت نماز فجر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی پیدائش ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔ آپ کا تعلق چترال سے تھا، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے تایا حضرت مولانا خواجہ محمد مستجاب خانؒ سے حاصل کی۔ بعد ازاں مزید تعلیم کے حصول کے لیے پشاور کی قدیم درسگاہ دارالعلوم سرحد میں داخلہ لیا۔ درجہ خامسہ تک اسی درس گاہ سے فیض حاصل کیا۔ ابتداء میں جن بزرگ ہستیوں سے آپ نے کسب فیض کیا، ان میں حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر، حضرت مولانا عبدالرحیم سابق ایم، این، اے چترال، مولانا فضل الرحمٰن فاضل مدرسہ امینیہ دہلی وغیرہ شامل ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کی خاطر آپ نے لاہور کا سفر کیا، حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور کی سرپرستی میں جامعہ اشرفیہ میں درجہ سادسہ میں داخلہ لیا اور فنون کی تمام کتب اسی جامعہ سے پڑھیں۔ یہاں آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازیؒ، حضرت مولانا صوفی محمد سرورؒ، حضرت مولانا یعقوب خان سواتیؒ وغیرہم شامل ہیں۔

۱۹۷۴ء میں آپ نے دورہ حدیث شریف مکمل کیا اور ایک سال تک علم تجوید کے لیے قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کی شاگردی حاصل کی۔ ۱۹۷۶ء میں آپ نے اپنے مادر علمی جامعہ اشرفیہ لاہور میں تدریس کا آغاز فرمایا، اور پھر زندگی کی ۵۰ بہاریں اسی ادارہ میں قرآن وحدیث کی خدمت میں لٹادیں۔ آپ کا بیعت کا تعلق اپنے تایا جان حضرت خواجہ محمد مستجاب خان نقشبندیؒ خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ مسکین پور سے تھا۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں سے آپ بے پناہ محبت کا اظہار فرماتے۔ بالخصوص مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات کی ہمیشہ سرپرستی فرمائی اور کام کو سراہتے تھے۔ اپنے شاگردوں کو ہمیشہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کاز کے ساتھ جڑنے کا حکم فرماتے رہے۔

آپ ایک مثالی شخصیت تھے۔ بیماری کے ایام میں بھی آپ نے حدیث شریف کے اسباق نہیں چھوڑے۔ وفات سے ایک روز قبل بھی فالج جیسی بیماری کے باوجود درس گاہ میں حاضری دی اور مسلم شریف کا سبق پڑھایا۔ ۱۳؍ستمبر فجر کے وقت ذکر کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ بعد از نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ جامعہ اشرفیہ میں ادا کی گئی۔ آپ کے بھتیجے مولانا سلمان حجازی نے نماز جنازہ کی امامت کی۔

قبرستان شیر شاہ اچھرہ لاہور میں حضرت مولانا عبیداللہ اشرفیؒ کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔

حضرت مولانا قاضی عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی

جامعہ دارالعلوم فاروقیہ دھمیال کیمپ راولپنڈی کے مہتمم حضرت قاضی عبدالرشیدؒ اچانک دل کی تکلیف کے باعث ۲۸؍اگست ۲۰۲۴ء کو بوقت نماز تہجد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت قاضی صاحبؒ پنڈی سرال تحصیل جنڈ اٹک میں جناب قاضی غلام سرور کے ہاں ۱۹۵۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم مکمل کی اور پاکستان ائیر فورس کے شعبہ سے منسلک ہوگئے۔ وہاں ایک حادثہ پیش آیا جس سے آپ کا بازو مفلوج ہوگیا۔جس کے بعد آپ نے دینی علوم کے حصول کی خاطر جامعہ فاروقیہ فیصل کالونی کراچی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۸۹ء میں فراغت حاصل کی، فراغت کے بعد ایک سال تک تبلیغ کے سلسلہ سے منسلک رہے۔ جامعہ فریدیہ اسلام آباد سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ ۴ سال تک جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں خدمات سرانجام دینے کے ساتھ آپ دھمیال کیمپ پنڈی میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۹۴ء میں جامعہ فاروقیہ راول پنڈی کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۹۲ء میں آپ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے وابستہ ہو چکے تھے۔ پہلے پنڈی کے مسؤل بنے بعدازاں آپ کی دینی خدمات رنگ لائیں اور آپ کو صوبہ پنجاب کا جنرل سیکرٹری منتخب کرلیا گیا۔آپ نے تادمِ آخر اس عہدہ کو خوب نبھایا۔

آپ ایک مثالی وتحریکی شخصیت تھے، آپ مدارس دینیہ کے لیے سائبان کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کے بیانات میں تسلسل وروانی ہوتی تھی، آپ نے ہمیشہ مدارس کی عظمت، اہمیت اور خدمات کو مقتدرہ تک پہنچایا، ٦٦ سالہ زندگی کے نشیب وفراز میں اپنے اکابر کے تحریکی مزاج کے وارث رہے۔ اسلام آباد کی سرزمین پر جتنی بھی دینی تحریکیں برپا ہوئیں آپ نے ان سب میں صف اول کے قائد کا کردار ادا کیا۔ مدارس دینیہ کا مسئلہ ہو، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہو، دفاع ناموس صحابہؓ ہو، آپ ان سب میں پیش پیش رہے۔

آپ کی وفات سے کچھ روز قبل سپریم کورٹ میں مبارک ثانی قادیانی کیس سے متعلق متنازعہ فیصلہ آیا، جس پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۳؍اگست کو آل پارٹیز کانفرنس کا اہتمام کیا بعدازاں ۱۹؍اگست ۲۰۲۴ء کو آل پارٹیز احتجاجی مظاہرہ کرنے کا اعلان ہوا۔آپ آل پارٹیز کانفرنس میں شریک ہوئے۔

وہاں سے فراغت کے بعد بنی گالہ میں اسی متنازعہ فیصلہ کے خلاف ایک علماء کے اجلاس میں شرکت کی، علماء سے مسلسل مشاورت اور رابطہ قائم رکھا اور احتجاجی مظاہرہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کرتے رہے، مظاہرے کی تیاریوں کے سلسلہ میں ایک بھرپور علماء کنونشن جامعہ محمدیہ میں رکھا گیا، اس میں بھی آپ نے قائدانہ

کردار ادا کیا اور علماء کی کمیٹیاں تشکیل دیں۔ ۱۹/اگست کو باوجود طبیعت ناساز ہونے کے احتجاجی مظاہرے میں شریک ہوئے اور قیادت کی اور پرامن طریقے سے مظاہرے کو کامیاب کرایا۔

مظاہرہ بھرپور کامیاب ہوا اور ۲۲/اگست کو مختصر فیصلہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں آیا تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ وہاں کے مقامی علماء نے اس خوشی میں آپ کے لیے ظہرانہ کا انتظام کیا آپ کو شرکت کی دعوت دی، آپ نے قبول کیا اور وہاں پہنچے۔ ساتھی کے پوچھنے پر بتایا کہ تین دن سے مسلسل دل کی تکلیف میں مبتلا ہوں، ۲۸/اگست بوقت تہجد آپ کو دل کی تکلیف ہوئی مقامی ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ جانبر نہ ہوسکے اور رحلت فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر لیاقت باغ راول پنڈی کے وسیع وعریض پنڈال میں ادا کی گئی۔ امامت آپ کے صاحبزادہ مولانا قاضی محمد جنید نے کرائی۔ آپ کو اپنے والدین کے پہلو میں دھمیال کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے اس عظیم سانحہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مجلس کے زیر انتظام مدارس کے طلباء سے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کرنے کا اہتمام کیا۔

محترم جناب قاضی امتیازؒ ٹوبہ ٹیک سنگھ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی شوریٰ کے رکن جناب قاضی فیض احمدؒ کے فرزند اور مجلس کے مرکزی راہنما حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بڑے بھائی جناب قاضی امتیاز ۱۶/ستمبر ۲۰۲۴ء کو چل دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ دین دار گھرانے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بہت ہی علماء وطلباء کا احترام وخیال رکھنے والے تھے۔ بزرگوں کی خدمت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، آپ ہمیشہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر تشریف لاتے اور اکابرین کی راحت وخدمت کا اہتمام فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور آخرت کی تمام منازل آسان فرمائے۔ آمین!

آپ کی وفات پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے گہرے غم کا اظہار کیا اور ایصال ثواب کے لیے مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے اساتذہ وطلباء کو درخواست کی گئی۔ آپ کی نماز جنازہ ۱۶/ستمبر ۲۰۲۴ء کو بعد از نماز عصر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ جس میں مذہبی شخصیات وکاروباری حضرات نے شرکت کی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین میں سے حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد انس، مولانا غلام رسول دین پوری مولانا محمد ارشاد ودیگر نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

قاری محمد عبداللہ رحیمی رحمۃ اللہ علیہ چیچہ وطنی بھی چل بسے

مولانا عبدالحکیم نعمانی

جامعہ حنفیہ گلستان کالونی چیچہ وطنی کے بانی و مہتمم فخر القراء قاری محمد عبداللہ رحیمیؒ ۶ راگست ۲۰۲۴ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ! حق تعالیٰ مرحوم کے ساتھ اپنی شان کے مطابق رضاء ورضوان والا معاملہ فرمائے۔آمین یارب العالمین !

قاری محمد عبداللہ رحیمی ۱۹۶۳ء میں چک ۲۶۱/ای بی بورے والا میں حاجی فقیراللہ کے ہاں پیدا ہوئے، جن کا تعلق تبلیغی جماعت اور رحمانی برادری سے تھا۔مرحوم نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی پھر حفظ قرآن کے لیے قاری محمد عبداللہ رحیمیؒ کے پاس مسجد نور ساہیوال اور گردان کے لئے قاری محمد اسحاقؒ کے پاس جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لے گئے۔وہیں سے ہی سند فراغت حاصل کی۔فراغت کے فوراً بعد ہی تدریس کا آغاز کر دیا۔مختلف مدارس میں آپ نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے جن میں سرفہرست مدرسہ بیت السلام قادر پور، جامعہ رشیدیہ ساہیوال مدرسہ دارالعلوم مدنیہ بلاک نمبر ۱۸ چیچہ وطنی شامل ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں مدرسہ جامعہ حنفیہ گلستان کالونی چیچہ وطنی میں اپنی ادارے کی بنیاد رکھی جہاں آپ نے ۲۲ سال خود تدریس کی اور مدرسے کا نظم بھی احسن طریقہ سے سنبھالا انتہائی سادہ زندگی گزاری اپنی زندگی کے ۳۸ سال تقریباً قرآن مجید کی خدمت کی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بہت ہی عقیدت واحترام کا تعلق تھا۔

چیچہ وطنی میں دروس ختم نبوت اور مساجد میں ردقادیانیت پر لٹریچر کی تقسیم کی مکمل سرپرستی فرماتے تھے۔پیر طریقت حضرت مولانا عبدالوہاب شاہ صاحب حاصل پور والوں سے آپ کو فطری لگاؤ تھا دور دراز کا سفر کر کے ان کے بیانات سنتے تھے۔

انتہائی ملنسار خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔نماز جنازہ آپ کے بڑے بیٹے محترم قاری اسد اللہ فاروقی نے پڑھائی۔سوگواروں میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔رب کریم ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔قرآنی خدمات کے صدقہ میں ان کی مغفرت فرمائے۔مرحوم کے ساتھ اپنی شان کے مطابق رضاء ورضوان والا معاملہ فرمائے اور جملہ لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

آمین یارب العالمین!

آہ! بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم پنو عاقل

مولانا محمد حسین ناصر

جناب غلام شبیر شیخ ایک ماہ کی علالت کے بعد جہان فانی کو چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں چالیس سال خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اپنے تمام کاموں میں مجلس کے کام کو مقدم رکھتے۔ دن رات صرف ایک فون کال پر پورا گھرانہ خدمت کے جذبے سے سرشار نظر آتا۔ پنو عاقل میں پروگراموں کے موقع پر تمام امور اپنے ذمہ لینا پھر احسن انداز سے پایہ تکمیل کو پہنچانا آپ کا طرۂ امتیاز رہا۔ پنو عاقل دفتر کی تعمیر کے دوران لوگوں کو خوب متوجہ کیا۔ انہی خوبیوں کی بناپر ۲۰۱۸ء سے تادم آخر ناظم مجلس منتخب ہوئے۔ ناموس رسالت وناموس صحابہ کے لیے تحریکوں، احتجاجوں اور دھرنوں میں ماریں بھی کھائیں جیل بھی کاٹی مگر اس عظیم مشن سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے۔ رحلت سے قبل مجلس کے تمام معاونین کی لسٹ بنا کر اپنے بیٹوں کے حوالے کی کہ یہ لسٹ مجلس کی امانت ہے اور وصیتیں کیں کہ میری میت پر جو چادر ہو اس پر تاجدار ختم نبوت زندہ باد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زندہ باد لکھا ہو، جنازے میں طلباء کرام ضرور شریک ہوں اور اگر ایک طرف میرا جنازہ ہو دوسری طرف گولڈن جوبلی کا قافلہ تیار ہو تو جنازے کو چھوڑ کر کانفرنس میں جانا کہ جنازہ چار افراد بھی پڑھیں تو ہو جائے گا۔ کانفرنس کو عالم کفر دیکھ رہا ہوگا۔

ہمیشہ مدارس، مساجد اور علماء کرام کی خدمات میں پیش پیش رہے۔ زندگی بھر غرباء اور مساکین کو دونوں ہاتھوں سے تقسیم کرتے رہے۔ رمضان شریف میں سحر وافطار کے لمبے دستر خوان لگوا کر خود خدمت کرتے نظر آتے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مرکزی عیدگاہ پنو عاقل میں حضرت سائیں عبدالقادر ہالیجوی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں نا صرف پورا شہر بلکہ قریب کے شہروں سے بھی بہت سے جماعتی احباب شریک ہوئے۔ تمام مذہبی جماعتوں کے ذمہ داران، سماجی کارکنان اور سیاسی عہدے داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عیدگاہ کا وسیع وعریض میدان مکمل بھر گیا تو اعلانات کئے گئے کہ دوصفوں کے درمیان ایک ایک صف کا اِضافہ کر دیا جائے تب بھی بہت سی عوام باہر روڈ پر کھڑے ہونے پر مجبور تھی۔ یہ سب ختم نبوت کے کام کا صلہ ہے جو انہیں دنیا سے ہی ملنا شروع ہو گیا تھا۔ مرحوم کو پنو عاقل عیدگاہ قبرستان میں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم کے سوگواران میں ایک بیوی آٹھ بیٹے اور عالمی مجلس کے کارکنان شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی تربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مبارک ثانی قادیانی کیس سے متعلق سپریم کورٹ کا تفصیلی فیصلہ

سپریم کورٹ آف پاکستان

IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN

Present:
Justice Qazi Faez Isa, CJ
Justice Amin-ud-Din Khan
Justice Naeem Akhtar Afghan

Criminal Misc. Application No. 1113 of 2024
[For correction in judgment dated 24.07.2024]
In
Criminal Review Petition No. 2 of 2024

Federation of Pakistan and Prosecutor-General, Punjab. ... *Applicants*
Versus
Mubarak Ahmed Sani and another. ... *Respondents*

For the Applicants: Mr. Mansoor Usman Awan,
Attorney-General for Pakistan.
Malik Javed Iqbal,
Additional Attorney-General for Pakistan.
Mr. Ahmed Raza Gillani,
Additional Prosecutor-General, Punjab.

For the Respondents: Nemo.

On Court Notice:

Mufti Muhammad Taqi Usmani, in-person *(through video-link from Turkiye)*
Maulana Fazl-ur-Rehman, in-person
Mufti Sher Muhammad Khan, in-person
Maulana Tayyib Qureshi, in-person
Syed Jawad Ali Naqvi, in-person *(through video-link from Lahore)*
Sahibzada Abul Khair Muhammad Zubair, in-person
Dr. Farid Ahmed Paracha *(on behalf of Hafiz Naeem-ur-Rehman)*
Maulana Dr. Ata-ur-Rehman, in-person
Mufti Syed Habib-ul-Haq Shah *(on behalf of Mufti Munib-ur-Rehman)*
Hafiz Ahsaan Ahmed, ASC *(on behalf of Professor Sajid Mir)*
Mufti Abdur Rasheed, *(on behalf of Maulana Muhammad Ijaz Mustafa)*.

Date of Hearing: 22.08.2024.

فیصلہ

1۔ وفاقِ پاکستان اور حکومتِ پنجاب کی جانب سے فوجداری متفرق درخواست نمبر 1113 بابت 2024ء دائر کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ حکم نامہ مؤرخہ 24 جولائی 2024ء میں غلطیاں ہیں جن کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ یہ درخواست مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء کی دفعہ 561-اے مع سپریم کورٹ رولز 1980ء کے آرڈر XXXIII کے رول 6 و مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908ء کی دفعات 152، 153 کے تحت دی گئی ہے۔ ہم ابتدا میں ہی یہ واضح کرتے ہیں کہ اس عدالت کے پاس "دوسری نظر ثانی" کا اختیار نہیں ہے، اس لیے یہ تصور نہ کیا جائے کہ اب جو فیصلہ جاری کیا جارہا ہے یہ دوسری نظر ثانی ہے۔ یہ وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ یہ فیصلہ تصحیح کے لیے دی گئی درخواست پر دیا جارہا ہے اور اب غلطیوں کی تصحیح کے بعد اسی کو عدالت کا فیصلہ تصور کیا جائے گا، اور اس کے بعد حکم نامہ مؤرخہ 6 فروری 2024ء اور نظر ثانی فیصلے مؤرخہ 24 جولائی 2024ء کی کوئی قانونی حیثیت نہیں رہتی اور اسے واپس لیا جاتا ہے۔

2

2۔ درخواست میں درج ذیل علمائے کرام کو سننے کی بھی استدعا کی گئی تھی۔ تو ان علمائے کرام کو نوٹس دیا گیا:

- مفتی محمد تقی عثمانی، جامعہ دار العلوم کراچی
- مفتی منیب الرحمان، دار العلوم نعیمیہ کراچی
- مولانا زاہد الراشدی، گوجرانوالہ
- مفتی شیر محمد خان، بھیرہ
- مولانا فضل الرحمان، صدر جمیعت علمائے اسلام
- حافظ نعیم الرحمان، امیر جماعت اسلامی
- پروفیسر ساجد میر، امیر جمیعت اہل حدیث پاکستان
- مولانا انوار الحق، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- مولانا طیب قریشی، چیف خطیب خیبر پختونخوا، امام مسجد مہابت خان پشاور
- سید جواد علی نقوی، جامعۃ العروۃ الوثقیٰ لاہور
- مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان، جماعت اسلامی
- صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر، ملی یکجہتی کونسل
- مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

3۔ مفتی محمد تقی عثمانی نے ترکیہ سے، جبکہ محترم سید جواد علی نقوی نے لاہور سے وڈیو لنک پر دلائل دیے۔ درج ذیل علمائے کرام نے عدالت کے سامنے بنفس نفیس دلائل پیش کیے:

- مولانا فضل الرحمان، صدر جمیعت علمائے اسلام
- مفتی شیر محمد خان، رئیس دار الافتاء، دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ
- مولانا محمد طیب قریشی، چیف خطیب خیبر پختونخوا
- صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر، صدر ملی یکجہتی کونسل
- مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان۔

مفتی منیب الرحمان، حافظ نعیم الرحمان، پروفیسر ساجد میر اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ بوجوہ شریک نہیں ہوسکے، لیکن ان کی نمائندگی بالترتیب مفتی سید حبیب الحق شاہ، جناب ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، جناب حافظ احسان احمد، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، اور مفتی عبد الرشید نے کی۔

4۔ دورانِ سماعت علمائے کرام نے فرمایا کہ دینی پہلوؤں پر بالخصوص پیراگرافوں 7، 42 اور 49(ج) سے وہ مطمئن نہیں ہیں اور انھیں حذف کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض اہل علم نے چند دیگر پیراگرافوں پر بھی اعتراض کیے، مگر سب کی رائے یہ تھی کہ صرف ان پیراگرافوں کو حذف کرنے سے شاید مزید ابہام پیدا ہو۔ انھوں نے اس موضوع پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پیش نظر رکھنے پر بھی زور دیا (جن کو پہلے سنا جاچکا ہے)۔ فاضل حافظ احسان احمد، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، جو پروفیسر ساجد میر کی نمائندگی کر رہے تھے، نے یہ رائے پیش کی کہ اس فیصلے کو دوبارہ تحریر کیا جائے اور ان کی اس رائے سے تمام علمائے کرام نے اتفاق کیا۔ ان کی اس متفقہ رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے اب یہ فیصلہ جاری کیا جارہا ہے۔

5۔ عدالت کے سامنے دینی مسئلہ 'تفسیر صغیر'، جو مرزا بشیر الدین محمود کی تصنیف ہے، کے متعلق ہے۔ فاضل اہل علم کو سننے اور ان کے دلائل سمجھنے کے بعد عدالت نے 22 اگست 2024ء کو درج ذیل مختصر حکم نامہ جاری کیا:

3

'تفصیلی دلائل سننے کے بعد وفاق کی درخواست منظور کرتے ہوئے عدالت اپنے حکم نامے مؤرخہ 6 فروری 2024ء اور فیصلے مؤرخہ 24 جولائی 2024ء میں تصحیح کرتے ہوئے معترضہ پیراگرافوں کو حذف کرتی ہے اور ان حذف شدہ پیراگرافوں کو نظیر کے طور پر پیش / استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ ٹرائل کورٹ ان پیراگرافوں سے متاثر ہوئے بغیر مذکورہ مقدمے کا فیصلہ قانون کے مطابق کرے۔ اس مختصر حکم نامے کی تفصیلی وجوہات بعد میں جاری کی جائیں گی۔'

مذکورہ تفصیلی وجوہات درج ذیل ہیں۔

6۔ جب یہ مقدمہ پہلے سنا گیا تھا، تو ہمیں 'تفسیر صغیر' یا اس کے مصنف کے بارے میں علم نہیں تھا۔ اسی لیے فیصلے میں نمایاں غلطی ہوئی۔ اب ہم نے دونوں کے متعلق کچھ بنیادی معلومات حاصل کی ہیں۔ 'تفسیر صغیر' کے مصنف کے چار پہلو ہیں۔ پہلا، مصنف ہونے کا، دوسرا، مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند ہونے کا، تیسرا، اپنے والد کے عقائد اور تصورات کے پیروکار ہونے کا، اور چوتھا، اپنے آپ کو 'خلیفۃ المسیح الثانی'، یعنی اپنے 'مسیح' کا دوسرا خلیفہ' کہلوانے کا۔ یہاں مرزا بشیر الدین محمود نے 'مسیح' اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کو کہا ہے اور احمدی / قادیانی حکیم نور الدین بھیروی کو پہلا 'خلیفہ' اور مرزا بشیر الدین محمود کو دوسرا 'خلیفہ' کہتے ہیں۔ اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کا بھی جائزہ لیا جائے۔

7۔ مرزا غلام احمد کی پیدائش ضلع گورداسپور کے قصبے قادیان میں ہوئی اور اسی لیے اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت کچھ لکھا ہے اور ان کے 84 رسالوں کا مجموعہ 'روحانی خزائن' کے عنوان سے 'نظارتِ اشاعت ربوہ' نے 'ضیاء الاسلام پریس ربوہ' سے شائع کیا ہے جو کہ 23 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس فیصلے میں دیے گئے حوالے اسی مجموعے سے ہیں۔

8۔ 'روحانی خزائن' کا جائزہ لینے پر ہمیں کافی تعجب ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیائے کرام، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام (Jesus Christ) اور ان کی والدہ محترمہ بی بی مریم علیہا السلام (Mary) کے متعلق بھی کئی مقامات پر بہت ہی غیر مناسب باتیں لکھی ہیں۔ ہم ان کلمات کو اپنے فیصلے میں نقل کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ اس طرح ان کی بلاوجہ تشہیر ہوگی جو کہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ مسیحی برادری کے لیے بھی دل آزاری کی باعث ہوگی۔[1]

9۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات اور 'تفسیر صغیر' میں کئی مقامات پر حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہنے کا دعویٰ کیا گیا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے 'نبی'، 'مسیح موعود'، 'مہدی موعود' اور اس طرح کے دوسرے القابات اختیار کیے گئے ہیں۔[2]

10۔ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے کہ مسلمان وہی ہو سکتا ہے جو قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی آخری نازل کی ہوئی کتاب اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور نبی مانتا ہو اور آپ ﷺ کے بعد سلسلۂ وحی کے انقطاع پر ایمان رکھتا ہو:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ (سورۃ الاحزاب (33) آیت 40)

---

[1] روحانی خزائن، ج 11، ص 38؛ ج 11، ص 289، 291؛ ج 23، ص 18؛ ایضاً، ص 71؛ ج 23، ص 435؛ ج 22، ص 159؛ ج 22، ص 406؛ ج 22، ص 521؛ ج 23، ص 164، ص 181، 191۔

[2] مرزا غلام احمد قادیانی نے رسالے 'حقیقۃ الوحی' میں پوری صراحت کے ساتھ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے: روحانی خزائن ج 22، ص 154، 185-186، 503۔ 'تفسیر صغیر' میں ایسے دعووں کے لیے دیکھیے: (تفسیر صغیر (اسلام آباد: اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ، 1990ء)، ص 791؛ ص 119-120؛ ص 651 اور ص 726۔

4

ترجمہ: محمد ﷺ تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ

(سورۃ الانعام(6)، آیت 93)

ترجمہ: اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو، اور اسی طرح وہ جو یہ کہے کہ میں بھی ویسا ہی کلام نازل کردوں گا جیسا اللہ نے نازل کیا ہے؟ اور اگر تم وہ وقت دیکھو (تو بڑا ہولناک منظر نظر آئے) جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں گے، اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہہ رہے ہوں گے کہ) اپنی جانیں نکالو، آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس لیے کہ تم جھوٹی باتیں اللہ کے ذمے لگاتے تھے، اور اس لیے کہ تم اس کی نشانیوں کے خلاف تکبر کا رویہ اختیار کرتے تھے۔

11۔ یہی بات رسول اللہ ﷺ نے بھی متعدد دفعہ فرمائی ہے:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ۔[3]

ترجمہ: رسالت اور نبوت ختم ہو چکیں، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے، نہ کوئی نبی۔

أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔[4]

ترجمہ: میں سب کے بعد آنے والا ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔[5]

ترجمہ: بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ۔[6]

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے اور ایک نبی کی وفات کے بعد دوسرے نبی ان کی جگہ لے لیتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ حکمران ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

ختم نبوت کی اس حقیقت کو حضرت محمد ﷺ نے کس خوبصورت اور بلیغ مثال کے ذریعے واضح کیا ہے:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔[7]

---

[3] أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذي، سنن الترمذي، کتاب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ، حدیث نمبر 2272۔

[4] مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب في أسمائه، حدیث نمبر 2354۔

[5] أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل البخاري، صحیح البخاري، کتاب أحادیث الأنبیاء، حدیث نمبر 3455۔

[6] ایضاً، کتاب أحادیث الأنبیاء، حدیث نمبر 3455۔

[7] ایضاً، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، حدیث نمبر 3535۔

5

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

12۔ امت کا اس پر اجماع کلی قطعی ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی "آخر النبیین" ہے اور یہ کلماتِ قرآنی قطعی الثبوت ہونے کے ساتھ ساتھ قطعی الدلالت بھی ہیں، غیر مؤول ہیں، لہٰذا لفظ "خاتم" پر لفظی ابحاث قطعی غیر متعلقہ، بے محل اور ناقابلِ توجہ ہیں۔ امام غزالیؒ نے امت مسلمہ کے اس اجماعی عقیدے کی تصریح کرتے ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے پر ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا، فرمایا:

أَنَّ الْأُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ هَذَا اللَّفْظِ، وَمِنْ قَرَائِنِ أَحْوَالِهِ، أَنَّه أَفْهَمَ عَدَمَ نَبِيٍّ بَعْدَه أَبَداً، وَعَدَمَ رَسُولِ اللهِ أَبَداً، وَأَنَّه لَيْسَ فِيهِ تَأْوِيلٍ، وَلَا تَخْصِيصٍ؛ فَمُنْكِرُ هَذَا لَا يَكُونُ إِلَّا مُنْكِرَ الْإِجْمَاعِ۔[8]

ترجمہ: اس لفظ (خاتم النبیین) سے اور اس کے حالات کے قرائن سے امت نے اجماعی طور پر یہ سمجھا ہے کہ آپ نے اپنے بعد کسی نبی کے اور کسی رسول کے کبھی نہ آنے کی بات سمجھائی ہے، اور یہ کہ اس کی اور کوئی تاویل نہیں ہے، نہ ہی اس کی تخصیص کی گئی ہے؛ اس لیے اس کا انکار کرنے والا امت کے اجماع کا منکر ہے۔

13۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ('آئین') نے بھی اس بنیادی اصول کو تسلیم کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ 'مسلمان' وہ ہیں جو ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتے ہیں۔ آئین کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے اقرار سے ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے پاکستان کے عوام اختیار کو ایک مقدس امانت کے طور پر عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کریں گے۔ مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔[9]

14۔ آئین نے ملک کا نام 'اسلامی جمہوریہ پاکستان' رکھا ہے[10] اور تصریح کی ہے کہ 'پاکستان کا ریاستی مذہب اسلام ہے۔'[11] آئین نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ پاکستان میں رائج تمام قوانین کو قرآن و سنت میں مذکور اسلامی احکام سے ہم آہنگ بنایا جائے گا اور یہ کہ کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو ان احکام سے متصادم ہو۔[12] متعدد قوانین میں یہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ ان قوانین کی تعبیر و تشریح قرآن و سنت میں مذکور اسلامی احکام کے مطابق ہوگی،[13] اور قانونِ نفاذِ شریعت 1991ء میں تمام قوانین کے لیے یہ عمومی اصول طے کیا گیا ہے۔[14] چنانچہ ماضی قریب میں سپریم کورٹ

---

[8] أبو حامد محمد بن محمد الغزالي، الاقتصاد في الاعتقاد، تحقيق عبد الله محمد الخليلي (بيروت: دار الكتب العلمية، 2004ء)، ص 137۔

[9] یہ اصول آئین کے دیباچے میں مذکور ہیں جو دراصل اس قرارداد پر مشتمل ہے جو 12 مارچ 1949ء کو پہلی آئین ساز اسمبلی نے منظور کی تھی اور 'قراردادِ مقاصد' کے عنوان سے مشہور ہے۔ اس قرارداد کے ذریعے پاکستان کے آئین کے بنیادی خد و خال طے کیے گئے۔ 2015ء میں فوجی عدالتیں قائم کرنے کے لیے آئین میں کی گئی ترمیم کو جب سپریم کورٹ کے سامنے چیلنج کیا گیا، تو بعض ججوں (جسٹس جواد ایس خواجہ اور جسٹس قاضی فائز عیسیٰ) نے الگ الگ فیصلوں میں قرار دیا کہ آئین میں کی گئی ترمیم کو بھی قراردادِ مقاصد میں مذکور اصولوں پر پرکھا جا سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی بنام وفاقِ پاکستان، PLD 2015 Supreme Court 401۔ قراردادِ مقاصد کو ابتدا میں آئین پاکستان میں دیباچے کے طور پر شامل کیا گیا تھا، لیکن بعد میں اسے آئین کا مؤثر بہ عمل حصہ بنا دیا گیا تھا (اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین، دفعہ 2 الف)۔

[10] آئین، دفعہ 1۔

[11] ایضاً، دفعہ 2۔

[12] ایضاً، دفعہ 227۔

[13] مثال کے طور پر دیکھیے: مجموعہ تعزیرات پاکستان، دفعہ F-338؛ پنجاب قانون شفعہ 1991ء، دفعہ 3؛ خیبر پختونخوا نجی قرضوں پر سود کی ممانعت کا قانون 2016ء، دفعہ 17۔

6

(عمل اور طریق کار) ایکٹ 2023ء[15] کی آئین کے ساتھ مطابقت کے متعلق فل کورٹ نے فیصلہ کیا۔[16] تو اس میں اس اصول کی تصریح کی گئی کہ جہاں کسی قانون کی دو تعبیرات ممکن ہوں، تو عدالت اس تعبیر کو اختیار کرے گی جو قرآن و سنت میں مذکور اسلامی احکام اور آئین میں مذکور پالیسی کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو۔

15- آئین اور قانون کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی اور مذہب کی توہین کرے یا اس کی مقدس شخصیات کے متعلق غلط بیانی کرے۔ 'تفسیر صغیر' میں اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں بھی مسیحیت اور اسلام دونوں ہی کے متعلق اس اصول کی خلاف ورزی کی ہے۔ نیز اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کر چکے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دینی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتے۔

16۔ آئین کی دفعہ 20 میں مذہبی آزادی کے حق کو 'قانون، اخلاق اور امن عامہ کے تابع' کیا گیا ہے اور مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-اے نے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مقدسات کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ آزادیٔ رائے کے نام پر کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی اور کی تضحیک کرے یا اس کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔ حقوقِ انسانی کا بین الاقوامی قانون بھی اس کی ممانعت کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے سیاسی و شہری حقوق کے بین الاقوامی میثاق 1966ء میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔[17] اسی طرح کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی ایسے مذہب کا پیروکار ظاہر کرے جس کے بنیادی عقیدے سے ہی وہ انکاری ہو۔ لہٰذا قادیانیوں کا اپنے آپ کو "مسلمان" یا "احمدی مسلمان" کہلانا درست نہیں ہے۔

17۔ آئین نے بھی مسلمان کی تعریف متعین کر دی ہے۔ جب یہ مسئلہ کھڑا ہوا تو پارلیمان میں تفصیلی مباحثہ ہوا اور 'قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ جو خود کو احمدی کہتے ہیں'، کا موقف سننے اور سمجھنے کے لیے قومی اسمبلی کے 'پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی' (**'خصوصی کمیٹی'**) تشکیل دی گئی کیونکہ ایوان میں صرف ایوان کے ارکان ہی بات کر سکتے تھے، لیکن کمیٹی کسی بھی فرد کو سن سکتی تھی۔[18] مقننہ کی اس خصوصی کمیٹی کی کارروائی 5 اگست 1974ء کو شروع ہوئی اور 7 ستمبر 1974ء کو پوری ہوئی۔[19] کارروائی اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے چلائی۔ خصوصی کمیٹی میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کا موقف سامنے آیا اور نتیجتاً اس پر اتفاق ہوا کہ وہ 'غیر مسلم' ہیں۔

18۔ اس کے بعد خصوصی کمیٹی نے درج ذیل سفارشات متفقہ طور پر منظور کر کے قومی اسمبلی کو بھیج دیے:

'(A) That the Constitution of Pakistan be amended as follows:

(i) That in Article 106(3) a reference be inserted to persons of the Qadiani Group and the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis');

---

[14] قانون نفاذ شریعت 1991ء، دفعہ 4۔

[15] Supreme Court (Practice and Procedure) Act, 2023.

[16] راجا عامر خان بنام وفاق پاکستان، PLJ 2024 Supreme Court 114۔

"When two interpretations are possible, the one that conforms with the Injunctions of Islam shall be adopted."

ترجمہ: جب دو تعبیرات ممکن ہوں، تو اس تعبیر کا اختیار کرنا لازم ہے جو اسلامی احکام کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔

[17] International Covenant on Civil and Political Rights, 1966, Articles 18(3) and 20(2).

[18] قومی اسمبلی نے یہ خصوصی کمیٹی 30 جون 1974ء کو بنائی۔ دیکھیے:

The National Assembly of Pakistan Debates: Final Report, Third Session of 1974, Sunday, the 30th June 1974, pp. 1302-1309.

[19] کارروائی درج ذیل (کل 21) دنوں میں کی گئی: 5 اگست سے 10 اگست تک؛ پھر 20 اگست سے 24 اگست تک؛ پھر 27 اگست سے 31 اگست تک؛ پھر 2 ستمبر سے 3 ستمبر تک؛ اور پھر 5 ستمبر سے 7 ستمبر تک۔ 7 ستمبر 1974ء کو خصوصی کمیٹی کی سفارشات قومی اسمبلی میں پیش کی گئیں اور پھر اس کی روشنی میں قومی اسمبلی نے دوسری آئینی ترمیم کا بل متفقہ طور پر منظور کیا:

The National Assembly of Pakistan Debates: Final Report, Third Session of 1974, Saturday, the 7th September 1974, pp. 559-574.

7

(ii) That a non-Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.

(B) That the following explanation be added to section 295-A of the Pakistan Penal Code:

"*Explanation*: A Muslim who professes, practices or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be punishable under this section."

(C) That the consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws, such as the National Registration Act, 1973, and the Electoral Rolls Rules, 1974.

(D) That the life, liberty, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan, irrespective of the Communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded.'[20]

ترجمہ:(ا) کہ پاکستان کے آئین میں درج ذیل طور پر ترمیم کی جائے:

(i) کہ دفعہ 106(3) میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ (جو خود کو 'احمدی' کہتے ہیں) کی طرف حوالہ شامل کیا جائے؛

(ii) کہ دفعہ 260 کی ایک نئی شق میں غیر مسلم کی تعریف دی جائے۔

ان سفارشات کو عملی صورت دینے کے لیے خصوصی کمیٹی کا متفقہ طور پر منظور کیا گیا مسودہ ضمیمہ میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-A میں درج ذیل توضیح کا اضافہ کیا جائے:

"توضیح: اگر آئین کی دفعہ 260 کی شق (3) میں طے کیے گئے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تصور کے خلاف کوئی مسلمان عقیدہ رکھے، اس پر عمل کرے یا اس کی تبلیغ کرے، تو اسے اس دفعہ کے تحت سزا دی جا سکے گی۔"

(ج) کہ نتیجتاً متعلقہ قوانین، جیسے نیشنل رجسٹریشن ایکٹ، 1973، اور الیکٹورل رول رولز، 1974، میں قانونی اور ضابطے کی ترامیم کی جائیں گی۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں، خواہ ان کا تعلق کسی بھی برادری سے ہو، کی زندگی، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کی مکمل حفاظت کی جائے گی اور تحفظ فراہم کیا جائے گا۔[21]

19۔ آئین کی دفعہ 260 میں ذیلی دفعہ (3) میں قرار دیا گیا ہے:

'In the Constitution and all enactments and other legal instruments, unless there is anything repugnant in the subject or context:

(a) "Muslim" means a person who believes in the unity and oneness of Almighty Allah, in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him), the last of the prophets, and does not believe in, or recognize as a prophet or religious

---

[20] دیکھیے:
Proceedings of the Special Committee of the Whole House to Consider the Qadiani Issue, Saturday, the 7th September, 1974, pp. 3080-3081.

[21] ایضاً، ص 3081۔ ان سفارشات پر ایوان کے درج ذیل ارکان نے دستخط کیے تھے: جناب عبد الحفیظ پیرزادہ، مولوی مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، پروفیسر غفور احمد، جناب غلام فاروق، چودھری ظہور الٰہی، سردار مولا بخش سومرو۔

reformer, any person who claimed or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him); and

(b) "non-Muslim" means a person who is not a Muslim and includes a person belonging to the Christian, Hindu, Sikh, Buddhist or Parsi community, a person of the Quadiani Group or the Lahori Group who call themselves 'Ahmadis' or by any other name or a Bahai, and a person belonging to any of the Scheduled Castes.'[22]

ترجمہ: آئین میں اور تمام قوانین اور قانونی دستاویزات میں، جب تک موضوع یا سیاق میں اس کے برعکس مفہوم نہ ہو:

(ا) "مسلمان" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کی وحدانیت اور توحید پر ایمان رکھے، حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھے اور حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی شخص پر، جس نے خود کو نبی کہا تھا یا کہتا ہے، ایمان نہ رکھے نہ ہی اسے نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر تسلیم کرے؛

(ب) "غیر مسلم" سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمان نہیں ہے اور اس کے مفہوم میں وہ شخص شامل ہے جو مسیحی، ہندو، سکھ، بدھسٹ یا پارسی برادری سے تعلق رکھتا ہو، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو 'احمدی' کہتے ہیں) کا فرد، یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں سے تعلق رکھنے والا شخص۔

20۔ علمائے کرام نے دو عدالتی نظائر کا بھی درست حوالہ دیا۔ وفاقی شرعی عدالت نے مقدمہ بعنوان 'مجیب الرحمان بنام حکومت پاکستان'[23] میں تفصیلی بحث کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعات B-298 اور C-298 قرآن و سنت میں مذکور اسلامی احکام سے متصادم نہیں ہیں؛ اور سپریم کورٹ نے مقدمہ بعنوان 'ظہیر الدین بنام ریاست'[24] کے فیصلے میں قرار دیا کہ مذکورہ دفعات اور شقوں میں کوئی بھی آئین میں مذکور بنیادی حقوق سے متصادم نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ مذکورہ دفعات میں احمدیوں / قادیانیوں کو جن اصطلاحات اور تراکیب کے استعمال سے روکا گیا ہے، ان کا دین اسلام میں مخصوص مفہوم ہے اور جو لوگ مسلمان نہیں ہیں وہ اپنے مذہبی امور میں ان کے استعمال سے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈال سکتے ہیں جس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔[25]

21۔ آئین اور قانون نے مختلف حقوق کے درمیان توازن قائم کر رکھا ہے۔ آئین میں جن بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، ان میں کئی حقوق کے ساتھ مختلف الفاظ میں یہ قید لگائی گئی ہے۔ مثلاً کئی حقوق کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ 'عوامی مفاد میں'،[26] یا 'امن عامہ کی خاطر'،[27] یا 'پاکستان کی حاکمیت یا سالمیت، امن عامہ یا اخلاق کی خاطر'،[28] یا اس نوعیت کے دیگر اقدار کی بنیاد پر 'قانون کے ذریعے معقول قیود' عائد کی جا سکتی ہیں۔ ان متعدد حقوق کی طرح مذہبی آزادی کا حق بھی 'قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع' ہے۔[29]

---

[22] Article 6 of the Constitution (Third Amendment) Order 1985 (President's Order No. 24 of 1985), 19th March 1985, Gazette of Pakistan, Extraordinary, Part I, 19th March 1985.
[23] PLD 1985 Federal Shariat Court 8.
[24] 1993 SCMR 1718.

[25] ایضاً، ص 1751۔
[26] آئین، دفعہ 15۔
[27] ایضاً، دفعہ 16۔
[28] ایضاً، دفعہ 17۔
[29] ایضاً، دفعہ 20۔

9

22۔ خصوصی کمیٹی کے مباحث میں بعض ارکان نے اور دوران سماعت بعض علمائے کرام نے بھی اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں پر رسول اللہ ﷺ کے بہترین اخلاق کی پیروی لازم ہے اور یہ کہ ان کے بہترین اخلاق سے بھی عیاں ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا ہے اور آپ کے بہترین اخلاق کی گواہی دی ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ[30]

ترجمہ: اور یقیناً آپ بہت عمدہ اخلاق پر ہیں۔

وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ[31]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، بلکہ آپ کی اتباع کا بھی حکم دیا ہے اور آپ کے اعلیٰ کردار کو مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے:

وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ[32]

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[33]

ترجمہ: کہہ دیجیے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف فرمادے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا[34]

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی، اور قیامت کے دن کی، توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

23۔ عدالتِ ہٰذا وفاق اور حکومتِ پنجاب کی جانب سے دائر کی گئی تصحیح کی درخواست، جس کی تائید علمائے کرام نے بھی کی، منظور کرتے ہوئے قرار دیتی ہے کہ:

(الف) حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ آپ ﷺ کو "خاتم النبیین" بمعنی "آخر النبیین" مانا جائے؛

(ب) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 260(3) میں بھی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کو 'مسلمان' کی تعریف کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں کوئی اور تاویل یا توجیہ قابل قبول نہیں ہے۔ جس طرح دنیا کے ہر ملک و ریاست کے ہر پابندِ آئین و قانون شہری پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس ملک کے آئین و قانون کو لفظاً و معنیً تسلیم کرے اور آئین "اُم القوانین" ہوتا ہے، اس لیے قادیانیوں پر بھی لازم ہے کہ وہ آئین میں طے شدہ اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کریں، تو اس کے دائرۂ کار میں رہتے ہوئے ان کے حقوق کا تعین بھی ہو سکے گا اور تحفظ بھی ہو سکے گا؛

---

[30] سورۃ القلم(68)، آیت 4۔

[31] سورۃ الانبیاء(21)، آیت 107۔

[32] سورۃ آل عمران(3)، آیت 132۔

[33] سورۃ آل عمران(3)، آیت 31۔

[34] سورۃ الاحزاب(33)، آیت 21۔

10

(ج) خود کو احمدی / قادیانی کہنے والوں کے مذہبی حقوق کے مسئلے پر 'مجیب الرحمان بنام حکومت پاکستان' کے مقدمے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور 'ظہیر الدین بنام ریاست' کے مقدمے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو لازمی نظیروں کی حیثیت حاصل ہے اور 'امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس' اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک مسلمہ اور نافذ العمل قانون ہے؛

(د) غلطیوں کی تصحیح کے بعد موجودہ فیصلے نے حکم نامہ مؤرخہ 6 فروری 2024ء اور حکم نامہ مؤرخہ 24 جولائی 2024ء کی جگہ لے لی ہے اور اب یہ اس مقدمے کا حتمی اور قطعی فیصلہ ہے؛ البتہ حکم نامہ مؤرخہ 6 فروری 2024ء صرف ضمانت کی حد تک مؤثر رہے گا اور ملزم کے خلاف جن دفعات کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا تھا، ٹرائل کورٹ ہمارے 6 فروری 2024ء یا 24 جولائی 2024ء کے فیصلوں سے (جو اب کالعدم ہیں) کسی طرح متاثر ہوئے بغیر مقدمے کی کارروائی جاری رکھے اور تمام حالاتِ مقدمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ ملزم پر ان دفعات کے تحت جرم بنتا ہے یا نہیں؟

31۔ عدالت ان تمام دینی اداروں اور افراد اور خصوصاً ان علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتی ہے جنھوں نے اس اہم مسئلے پر عدالت کی رہنمائی کے لیے اپنی تحریرات بھیجیں یا عدالت میں دلائل پیش کیے۔

چیف جسٹس

جج

جج

اسلام آباد

10 اکتوبر 2024ء

اشاعت کے لیے منظور شد

سالانہ ختم نبوت کانفرنس میانی ضلع سرگودہا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میانی کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۸ ستمبر ۲۰۲۴ء بعد از نماز عشاء سبزی منڈی میانی میں منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ نے صدارت فرمائی۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا سر بلند الرحمٰن اور مولانا محمد بلال میانوی نے کی۔ تلاوت کلام پاک مولانا قاری محمد عمیم الاحسان نے کی۔ مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا مفتی محمد عاطف حنفی سرگودھا، مولانا سید محمد زکریا شاہ کے بیانات ہوئے۔ ملک کے نامور نعت خواں حافظ محمد ابوبکر مدنی کراچی حافظ محمد ذیشان وزیر اور حافظ محمد ابو ہریرہ سرگودھا نے نعتیہ کلام پیش کیے۔ نقابت کے فرائض مولانا مفتی محمد رفیق بھکروی نے انجام دیئے۔ جمعیت علماء اسلام کے امیر راؤ عبدالقیوم، جناب قاری نثار احمد، مولانا ظفر بلال، بھیرہ چیئرمین ریاض گادی وزیر اعظم کے کوارڈینیٹر برائے ہیلتھ ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ ملک صدر انجمن تاجران میانی چوہدری گلزار احمد اور وکلا بار بھیرہ اور علاقے کے صحافی اور سماجی رہنماؤں نے بھرپور شرکت کی۔ چوہدری انور بولا صدر بار کونسل بھیرہ نے بھی خطاب کیا۔ مولانا محمد قاسم سیوطی مبلغ گجرات و منڈی بہاؤالدین اپنے رفقا سمیت قاری محمد عمر فاروق حافظ محمد طاہر ملک وال اپنے رفقاء بار کے تمام وکلاء سمیت شرکت کی۔

مرزا مسرور قادیانی کا سوشل میڈیا پر جھوٹ وفریب

مولانا عتیق الرحمٰن سیف

اس وقت سوشل میڈیا پر جہاں مذہب اسلام کے خلاف مختلف پروپیگنڈے ہورہے ہیں۔ وہاں پر ایک پروپیگنڈہ قادیانی سربراہ کی طرف سے عقیدہ ختم نبوت پر بھی کیا جارہا ہے کہ ہم کلمہ بھی پڑھتے ہیں، قرآن بھی پڑھتے ہیں، ہم آپ ﷺ کو خاتم النّبیین بھی مانتے ہیں۔ لیکن ہمیں پھر کافر کہا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ان سوالوں کے جوابات سے قبل ہمیں اپنے پیارے رسول نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک کو سامنے رکھنا ہوگا۔ جب اسود عنسی، مسیلمہ کذاب نے اپنے اپنے علاقوں میں نبوت کا دعویٰ کیا تو کیا انہوں نے کلمہ اور قرآن کو چھوڑ دیا، یا اسی پر کاربند رہے۔ اگر یہی کلمہ پڑھتے رہے تو پھر انہیں بحکم نبی کریم ﷺ قتل کیوں کیا گیا؟ تاریخ کے اوراق یہی بتاتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے ہاں اذان میں ’’اشھد ان محمد رسول اللہ‘‘ کہا جاتا تھا۔ نماز میں درود پڑھا جاتا تھا۔ قرآن پڑھا جاتا تھا۔

ہر عاقل بالغ یہی جواب دے گا کہ انہوں نے کلمہ قرآن پڑھنے کے باوجود دین اسلام کی اساس عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا اور اپنے آپ کو نبی تصور کیا جس سے ان کے کلمہ اور قرآن کا اعتبار نہیں رہا اور انہیں قتل کردیا گیا۔ بعینہٖ یہی صورت حال ہمارے ہاں ہے کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے مرزا کو نبی بھی مانتے ہیں اور مسیح موعود (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بھی مانتے ہیں، مہدی معہود (امام مہدی علیہ الرضوان) بھی مانتے ہیں۔ اس کی باتوں کو وحی بھی کہتے ہیں، ساتھ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا ہم مسلمان ہیں۔ سوال تو یہ ہوتا ہے کہ مسیلمہ کذاب کلمہ پڑھنے کے باوجود دعویٰ نبوت سے کافر ٹھہرا اور قتل کردیا گیا۔ قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود مدعی نبوت کو نبی مانتے ہوئے کیسے مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

اب قادیانیوں کی کتب سے چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں ان کو پڑھ کر آپ خود انصاف فرمائیں:

۱...... مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود لکھتا ہے: ’’پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضرورت پیش آتی۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

۲...... اسی صفحہ پر لکھا: ’’ہاں! حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول

اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے۔ مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد محمد رسول کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔ (ایضاص ۱۵۸)

یہ دوحوالے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کی کتاب سے لکھے گئے ہیں۔ اب کوئی منصف مزاج شخص ہی بتائے کہ کلمہ میں موجود لفظ محمد رسول اللہ کا مفہوم یہی ہے جو مرزا محمود نے بتایا ہے؟

کیا کوئی شخص کلمہ پڑھتے ہوئے یہ مفہوم مراد لے تو وہ مسلمان ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جس طرح لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے اللہ کو وحدہ لاشریک ماننا ضروری ہے۔ اسی طرح حضور سرور کائنات ﷺ کو بھی آخری نبی ہونے میں لاشریک ماننا ضروری ہے۔

کیا آپ ﷺ کو خاتم النّبیین ماننے کا یہی مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد مرزا غلام قادیانی کو کلمہ کے جزو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں داخل کرلیا جائے؟ جیسا کہ مرزا محمود کی عبارت سے واضح ہے۔

ان معروضات کے بعد ادب سے درخواست ہے کہ جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان نہیں کہا جاتا باوجود کلمہ، قرآن، نماز، اذان پڑھنے کے۔ اسی طرح قادیانیوں کو بھی مسلمان نہیں کہا جاسکتا یہ سب کچھ کرنے کے۔ ہاں اگر اس مفہوم کو نہ مانیں جو مرزا محمود نے کہا اور آپ ﷺ کو آخری نبی مانیں اور آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کے ظلی، بروزی نبی پر چار حرف بھیج دیں تو ان کے کلمہ کا اعتبار بھی ہوگا اور قرآن کا بھی اور لفظ خاتم النّبیین کا بھی۔

ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زیر اہتمام ۴/ اکتوبر ۲۰۲۴ء کو سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس بعد از نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تلاوت کلام جناب قاری محمد ادریس آصف نے کی۔ عالمی مجلس کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا اکرام الحق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، پیر طریقت مولانا پیر مفخر الزمان شاہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ بھکر کے مبلغ مولانا محمد نعیم، جمعیت علمائے پاکستان ضلع لیہ کے صدر مولانا پیر محمد نواز نورانی، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مولانا شفقت الرحمٰن رندھاوا، قاری احسان اللہ فاروقی لیہ کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا منیر احمد شیخ الحدیث تعلیم القرآن فتح پوری کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس میں تمام مسالک کے علماء کرام و تاجر حضرات نے بھرپور شرکت فرمائی۔ کانفرنس کے تمام انتظامات کی نگرانی مولانا علی معاویہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم نے کی۔

جہانیاں میں قادیانی معبد خانے سے مینار مسمار کردیئے گئے

مولانا عبدالستار گورمانی

بتاریخ ۸/اکتوبر ۲۰۲۴ء بوقت دس بجے دن سٹی میرج ہال جہانیاں میں آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اس سیمینار کی صدارت مولانا محمد الیاس جہانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جہانیاں اور سرپرستی جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں بانی وقائد تحریک مدح صحابہؓ پاکستان نے کی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے شرکت اور بیانات کئے۔ تحریک لبیک پاکستان، مرکزی اہل سنت والجماعت جہانیاں، مرکزی اہل حدیث جہانیاں، جمیعت علماء اسلام جہانیاں، مسلم لیگ ن، پیپلز پارٹی، پاکستان تحریک انصاف، وکلاء، صحافی، انجمن تاجران و دیگر احباب نے شرکت کی موضوع چک نمبر ۱۴۵۔۱۰/آر میں موجود قادیانیوں کا معبد خانہ تھا، جملہ حضرات کی مسلسل کوششوں سے اس معبد خانے کے مینار مسمار کردیئے گئے۔ جبکہ محراب اور بجلی کا میٹر جو کہ مسجد کے نام پر ہے ان کو ختم کرنے کا مطالبہ متعلقہ اداروں سے آج کیا گیا جتنا کام انتظامیہ اور متعلقہ اداروں نے کیا اس پر ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور جو کام باقی ہیں ان کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ تحریک ستمبر ۲۰۲۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت ریلی سے شروع ہوئی۔

ریلی میں محترم جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مشاورت سے متعلقہ اداروں سے یہ مطالبہ کیا بعدازاں مطالبے نے زور پکڑا اور تمام مکاتب فکر نے اپنے اپنے طور پہ متعلقہ ادارے کو درخواستیں دیں، پوری تحصیل نے کوششیں کی بالآخر اس معبد خانے کے مینار ۵/اکتوبر ۲۰۲۴ء کو مسمار کردیئے گئے۔ عالمی مجلس کی مشاورت سے اس تحریک میں جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب کو قائد تحریک مقرر کیا گیا، انہوں نے اس مسئلے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جو مطالبات باقی ہیں ان کے لیے مشاورت سے متحدہ ختم نبوت محاذ بنایا گیا ہے۔ ۱۱/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک کو تحصیل جہانیاں میں یوم احتجاج کے طور پر منانے پر اتفاق کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام جماعتوں، تنظیموں، رہنماؤں، انجمن تاجران، وکلاء، صحافی حضرات، تمام علماء اکرام، سیاسی سماجی راہنماء، بالخصوص حاجی عطاء الرحمٰن صاحب سابقہ ایم پی اے جہانیاں اور سول سوسائٹی کا شکریہ ادا کرتی ہے، جنہوں نے جس انداز سے جس درجہ میں بھی اس تحریک میں حصہ لیا اللہ رب العزت سب کو حضور ﷺ کی کامل شفاعت نصیب فرمائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امید کرتی ہے کہ آئندہ بھی سب حضرات شفقت فرماتے رہیں گے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جہانیاں اس کاوش پر بالخصوص محترم جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

قادیانیوں کی قانونی حیثیت

آخری قسط   جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

اقلیتی کونسل، قادیانی

ریاست پاکستان کی نیک نیتی ہے کہ اس کی حکومت نے اقلیتی کونسل کی تشکیل کی اور اس میں اقلیتی مذاہب کو نمائندگی سے نوازا اور انہیں یہ پلیٹ فارم مہیا کیا کہ وہ اپنے جائز حقوق کا تحفظ کرسکیں اور اپنی شکایات، اگر کوئی ہوں، تو اس کے بارہ میں حکومت کو آگاہ کرسکیں، تاکہ اس کا تدراک بروقت ہوسکے۔ دیگر اقلیتی مذاہب کی نمائندگی پہلے ہی سے اس میں موجود ہے اور انہوں نے اس کونسل کو ناجائز طور پر استعمال نہیں کیا اور، نہ ہی انہیں، اور نہ ہی دوسروں کی ان کے بارہ میں کوئی قابل ذکر شکایت سامنے آئی۔ حالیہ دنوں میں، معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کو بھی اس کونسل میں بطور اقلیت نمائندگی دی گئی ہے۔ کچھ لوگ اس پر بغلیں بجارہے ہیں۔ اور کچھ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہیں کہ وہ قادیانی کمیونٹی جو خود کو اقلیت ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔ تو اس نے اب کیونکر اس کونسل کی نمائندگی کے لئے تگ و دو کی۔ آخر کار انہیں (قادیانیوں کو) اس کونسل میں نمائندگی دے دی گئی، کچھ قادیانی پہلے بھی اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں پر منتخب ہوکر اسمبلیوں میں بطور رکن شامل رہے ہیں، تو اس سے کون سا آسمان ٹوٹ پڑا تھا اور ان کے رویہ میں کون سا فرق آگیا تھا۔ قادیانیت کی تشکیل کا بنیادی مقصد ہی مسلمانوں کی مذہبی شناخت اور دین اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنا اور ان کے زیر استعمال اپنے القابات اور اصطلاحات، دعائیہ کلمات، مذہبی عبادات، سماجی، ثقافتی، اس طرح سے بے جا استعمال کرنا ہے کہ ان کے ایسے استعمال کے ذریعے، یہ اتنی عام ہو جائیں کہ محض مسلمانوں کی شناخت نہ رہیں۔ جیسا کہ اب مسلمانوں کے بارہ میں ہے اور ایسی صورتحال پیدا ہو جائے کہ اثنائے گفتگو میں ایسے الفاظ کے استعمال کے باوجود یہ محسوس نہ ہوسکے کہ مخاطبین کا مذہب کون سا ہے۔ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کو کمزور کرنا اور ان کی یکجہتی میں دراڑیں ڈالنا ہے۔ ان شاءاللہ! اس میں وہ نہ پہلے کامیاب ہوئے تھے اور نہ اب ہوں گے۔

ضرورت صرف اس چیز کی ہے کہ مسلمانوں کو ہر وقت چوکنا اور متحرک رہنا چاہئے۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کسی بھی اقلیتی گروہ کے، بالخصوص جس سے آپ کا رابطہ ضروری ہے تو جیسے میں نے پہلے بھی عرض کی ہے۔ ہمیں اس کے بارہ میں بروقت جان کاری کرلینی چاہئے اور بلا شناخت کئے روابط کو اتنا نہیں بڑھانا

چاہئے کہ دین وایمان میں خلل کا اندیشہ پیدا ہو جائے۔ اقلیتی کونسل کوئی مقتدرہ ادارہ یا محکمہ نہیں ہے اور جس کی رکنیت کی وجہ سے دیگر مذاہب بالخصوص مسلمانوں کو، اس سے کسی قسم کے یک طرفہ اقدام کے ذریعے نقصان کا اندیشہ ہو جو حقوق قادیانیوں کو بحیثیت اقلیت پہلے حاصل تھے وہی حقوق اس کونسل کی رکنیت کے بعد بھی حاصل رہیں گے اور ان کے اپنے حقوق میں کوئی کمی پیشی نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ رکنیت دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں کوئی ترجیحی حیثیت دیتی ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اس کی رکنیت کی طلب اور قبولیت سے انہوں نے آئین اور دیگر قوانین میں ان کے حوالے سے جو ترامیم ہوئی ہیں یا جدید قوانین واضح کئے گئے ہیں، انہیں من وعن تسلیم کرلیا گیا ہے۔ بحیثیت اقلیت کے قادیانیوں کو جو حقوق آئین اور قوانین نے دیئے ہیں، وہ انہیں کے اندر رہ کر ہی اپنی مذہبی آزادی کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

ان کی مذہبی آزادی کا ہرگز یہ مقصد اور معنی نہیں ہے کہ وہ دوسروں کے مذاہب میں مداخلت بے جا کریں اور ان کا مذہبی تشخص بگاڑنے پر لگ جائیں۔ دھوکا اور فریب سے کیا گیا کام یا تیار کردہ مسودہ خواہ بظاہر کتنا ہی معصوم اور دلفریب کیوں نہ ہو اسے برقرار نہیں رکھا جاتا اور وہ صرف اسی وجہ سے ہی کالعدم غیر قانونی اور غیر مؤثر سمجھا اور قرار دیا جاتا ہے۔

پاکستان کے تمام شہریوں کو اپنے اپنے مذاہب پر عمل کرنے کی کھلی اجازت ہے اور کسی بھی ملک، ادارے یا گروہ کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ دوسروں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرے۔ کیونکہ اس طرح سے معاشرے میں انتشار اور بدنظمی پیدا ہونا لازمی امر ہے جو کسی کے لئے بھی اچھا نہیں ہوتا۔ اپنا دامن اگر خالی ہو تو اسے چوری کردہ اور ڈاکہ سے حاصل کردہ قیمتی اثاثہ جات سے بھرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں اور ایسا عمل کبھی بھی اچھے نتائج کا حامل نہیں ہوتا اور انسان بظاہر اپنے آپ کو کیسا ہی مطمئن اور پُرسکوں کیوں نہ رکھے یہ مذہب کا دباؤ اندر سے کچل کر رکھ دیتا ہے۔ سنئے ذرا!

رفتن بپائے مردی یہ در بہشت　　حقا کہ بہ عقوبت دوزخ برابر است

مسلمانوں کو ہمہ وقت باخبر رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی قادیانی، اپنے حقوق سے تجاوز کرتا ہے اور فعل قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی اطلاع فوراً اس سے متعلقہ ادارے کو دینی چاہئے اور اگر کوئی تنظیم اس بارہ میں کام کر رہی ہو اور اس کی شہرت بھی اچھی ہو، تو پھر اسے بھی مطلع کر دینا چاہئے تاکہ وہ آپ کی مناسب رہنمائی کر سکے۔ حتیٰ الامکان کوشش کرنی چاہئے کہ جھوٹ، فریب اور غلط کاری کا ساتھ نہ دیں اور تمام معاملات جن کا تعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب خاتم النّبیین ﷺ کے دیئے ہوئے دین سے متعلق ہو تو ایسا رویہ اختیار کرنا چاہئے، جو ذاتیات سے ہٹ کر، دنیاوی رویوں سے بہت بالا،

ذاتی اغراض سے مصفا اور محض اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ہو۔ ان شاء اللہ! ان کے نتائج بھی بہت بہتر اور شاندار ہوں گے۔

’’اللھم انی اعوذبک من شرھا و من شر ما فیھا‘‘ ہمیں (مسلمانوں کو) ایسے لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے، اگر کبھی صورتحال ایسی ہو کہ کسی شخص کو اپنے مذہب کی وضاحت دینی ہو تو بہتر ہوگا کہ اس سے انہی الفاظ میں اقرار مذہب کرایا جائے کہ اس میں ردّ قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا صاف، واشگاف اور واضح الفاظ میں ذکر ہو۔ قادیانی بظاہر آنحضور ﷺ کو نبی اور خاتم النّبیین کہتے ہیں، مگر ان کا کفریہ عقیدہ نعوذ باللہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی تو وہی ہے، اس لئے ایسے شخص سے اس طرح سے وضاحت کرانا کہ اس کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے، ضروری ہے۔ باقی رہے نام اللہ کا!

ختم نبوت کانفرنسیں ضلع لکی مروت

۷ستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلے کے پچاس سال مکمل ہونے پر مینار پاکستان لاہور میں گولڈن جوبلی کے اعلان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ خواجہ خوجگان حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی خصوصی ہدایت پر ضلع لکی مروت میں روزانہ کی بنیاد پر دعوتی مہم شروع کی۔ یکم ستمبر تک ضلعی کابینہ اراکین نے ساتھیوں کے ہمراہ ۳۰۰ تین صد چھوٹے بڑے پروگرام مکمل کئے۔ یکم ستمبر نماز عشاء کے بعد ختم نبوت چوک جی ٹی روڈ سرائے نورنگ میں تجدید عہد کانفرنس بسلسلہ ۷ستمبر مینار پاکستان لاہور منعقد کی گئی۔ کانفرنس سے ضلعی اراکین سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا مفتی راشد مدنی، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، ضلع کرک کے نگران مولانا حافظ جاوید انور اور جمعیت علماء اسلام کے ناظم انتخابات حافظ عبد الحلیم جاوید نے مفصل بیانات کئے۔ ۲ستمبر۲۰۲۴ء صبح دس بجے سب تحصیل بیٹنی میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ حضرت مولانا عابد کمال، حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، غزنی کے امیر مولانا علی نواز، بیٹنی کے میئر مولانا انور بادشاہ نے خطاب کئے۔ ۲ستمبر نماز ظہر کے بعد سالانہ ختم نبوت کانفرنس تاجہ زئی میں نائب امیر مرکزیہ خواجہ خوجگان حضرت مولانا عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مرکزی رہنماء حضرت مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا عابد کمال، مولانا عبدالرحیم، جے یو آئی کے مولانا محمد انور، مولانا علی نواز اور مولانا اہل اللہ نے خطاب کئے۔ گولڈن جوبلی کانفرنس مینار پاکستان لاہور میں شرکت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام ضلع لکی مروت کی طرف سے مشترکہ ۲۱۰ چھوٹی بڑی گاڑیوں پر مشتمل ایک قافلہ لاہور روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کو نبی ﷺ کی شفاعت عطا فرمائیں۔ آمین!

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر کا آنکھوں دیکھا حال

مولانا محمد وسیم اسلم

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہ کے حکم پر بہاول نگر میں عرصہ دراز کے بعد ۲۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کو ایک عظیم الشان تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ پچاس سالہ ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس مینار پاکستان لاہور کے انعقاد کے بعد انتہائی مختصر وقت میں بہاول نگر میں مبلغین ختم نبوت اور مجاہدین ختم نبوت نے شبانہ روز محنت کر کے عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو ضلع بھر میں بہاول نگر کی اس کانفرنس کے لئے دعوت دی۔ مبلغین حضرات مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد انس، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد عثمان شاد، مولانا شرافت علی، مولانا محمد طارق اور راقم (محمد وسیم اسلم) پر مشتمل ایک ٹیم نے تقریباً پندرہ روز ضلع بھر کی تمام تر تحصیلوں میں دیوانہ وار دعوتی مہم، علماء کنونشنز، کارنر میٹنگز، دروس کا سلسلہ اور تحصیل سطح کانفرنسوں کے اہتمام کے ساتھ بہاول نگر کی کانفرنس کے لیے بھرپور تیاری کی۔ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر کے جملہ منتظمین بالخصوص صاحبزادہ مولانا محمد طلحہ نیازاخون اور جناب فضل الرحمٰن خلیق نے کانفرنس کی تیاری کے حوالے سے بھرپور کردار ادا کیا۔ جناب بھائی محمد جعفر اقبال، جناب گل صاحب، حافظ سراج احمد، مولانا فداء الرحمٰن، مولانا اکرام اللہ عارفی، مولانا بارک اللہ سمیت متعدد علماء کرام نے بھی تیاری میں بھرپور اور اہم کردار ادا کیا۔ تمام تر تحصیلوں اور قصبات سے قافلوں نے بھرپور شرکت کی۔

۲۶ ستمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات کو پنڈال کی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔ حضرت امیر مرکزیہ مغرب کی نماز کے وقت پنڈال میں تشریف لائے، پنڈال کے انتظامات کا خود جائزہ لیا اور کارکنان ختم نبوت کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ نماز مغرب پنڈال میں حضرت الامیر مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ ازاں بعد پنڈال میں موجود سینکڑوں رضا کاران ختم نبوت، جامع العلوم کی ٹیم اور متعدد علماء کرام سے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ نے ایمان افروز خطاب فرمایا جو کہ اسی شمارہ میں دوسری جگہ موجود ہے۔ رات گئے تک پنڈال کے انتظامات مکمل کر لیے گئے۔ اگلے روز بہاول نگر سٹی کی تمام تر مساجد میں ختم نبوت کے عنوان سے خطبات ارشاد فرمائے گئے۔ ملتان سے حلقہ جات کے ذمہ داران حضرات نے بھی بہاول نگر تشریف لا کر مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات سے خطابات کئے اور پھر شام کو کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کے پنڈال میں ۲۷ ستمبر بعد نماز عصر عوام الناس کی آمد شروع ہوگئی۔ بعد نماز مغرب فوراً کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا اور رات ایک بجے تک کانفرنس تسلسل کے ساتھ جاری رہی۔ رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

نقابت: مولانا حافظ محمد انس اور راقم الحروف محمد وسیم اسلم

نعت: جناب بابا یحییٰ　افتتاحی بیان: مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر

بیان: مولانا ثناءاللہ سبحانی شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد آصف قادری ملتان

نظم: حافظ عابد ربانی، حافظ محمد اصغر خیر پور ٹامیوالی

بیان: مولانا محمد وقاص ملتان، مولانا قاری محمد حارث ملتان، مولانا شرافت علی مبلغ نارووال

نظم: حافظ محمد عمر جعفر، ننھے مجاہد محمد علی اور مفتی محمد شریف

بیان: مولانا محمد طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا محمد طلحہ نیازاخون، مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ، مولانا مفتی محمد طیب معاویہ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد، مولانا مفتی خلیق احمد اخون فرزندنسبتی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مرکزی راہنما عالمی مجلس مولانا عزیزالرحمٰن ثانی لاہور، مولانا سید ضیاءاللہ شاہ بخاری ساہیوال امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث

نعت: مولانا محمد شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب ڈاکٹر عبدالقادر شاہین بہاول نگر

بیان: حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون مدظلہ

قرارداد: مولانا محمد عثمان شاد مبلغ بہاول نگر

بیان: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ملتان

نعت: جناب بھائی محمد جعفر اقبال رفیق سفر حضرت الامیر دامت برکاتہم

اختتامی بیان ودعا: حضرت امیر مرکزیہ مولانا پیر محمد ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہ العالی

مہمانان خصوصی: حضرت مولانا معین الدین وٹو منچن آباد، سابق ایم پی اے جناب عبدالرؤف، موجودہ ایم پی اے جناب سہیل خان، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد خالد محمود ہارون آباد، مولانا سعد السعید ڈونگہ بونگہ، مولانا وحید احمد اعوان، مولانا مفتی ایوب صابر وٹو، قاری اکرام الحسن وحافظ عبدالوحید فورٹ عباس، مولانا محمد طیب چک منڈی مدرسہ، مفتی نصراللہ خان، چوہدری محمد شفیق۔ مذکورہ بالا تمام حضرات کی قیادت میں بھاری بھرکم قافلوں نے شرکت کی۔

بہاول نگر کانفرنس میں پیش کردہ قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول نگر کے زیر اہتمام ہونے والی آج کی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعووین، مندوبین، جملہ ضلعی انتظامیہ، شرکاء کانفرنس کی تشریف آوری اور نقشبندیہ، مجددیہ، علائیہ، ناصریہ و جامع العلوم عیدگاہ کے جملہ حضرات کے تعاون پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی روشنی میں

شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے عمل درآمد کرائیں۔

☆...... تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قانون کو غیر مؤثر کرانے وختم کرانے کی قادیانی سازشیں بام عروج کو پہنچ چکی ہیں۔ یہ اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قوانین کے خلاف اندرونی وبیرونی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔

☆...... فوج کا ماٹو جہاد ہے، جبکہ قادیانی جہاد اسلامی کے منکر ہیں۔ لہٰذا انہیں فوج میں کمیشن نہ دیا جائے۔

☆...... ملک بھر کے تمام سول اور فوج کے محکموں سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں اور مراکز سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور دیگر اسلامی اصطلاحات محفوظ کی جائیں، بالخصوص بہاول نگر میں جمعہ کے دن کالونی سکول کے سامنے محمد خان مرزائی کی رہائش گاہ سے متصل قادیانی ارتدادی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے لگائے جانے والے بیریئرز ختم کرائے جائیں اور اس ارتدادی اڈے کو بند کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا اجراء اور نفاذ کیا جائے۔ اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

☆...... تمام مسالک کا یہ نمائندہ اجتماع حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن برائے انسانی حقوق کو زور دے کہ اسرائیلی افواج فلسطین سے غیر قانونی قبضہ ختم کرے اور فلسطینی عوام کی اپنے گھروں میں واپسی کو یقینی بنائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دنیا بھر میں پاکستانی سفارت کاروں کے ذریعہ عالمی سطح پر اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈہ کے تدارک کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔

☆...... پنجاب حکومت کی طرف سے ’’انفارمیشن ریکارڈنگ نان مسلم سٹوڈنٹ ان پبلک اسکول‘‘ کے عنوان سے جو فارم شائع کیا گیا اس میں دیگر نان مسلم کے حوالہ سے ان ڈکس میں بدھ مت، کیلاشی، مذہب بہائی، زرتشت، سکھ مت، ہندومت، عیسائیت کے عنوانات موجود ہیں، جس میں قادیانیوں کو مسلم کوٹے میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ اجتماع اس کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث چھپے ہوئے عناصر کو بے نقاب کر کے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد کے روح پرور مناظر

مولانا سید عبید الرحمٰن شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء کو الفتح گراؤنڈ کی سالانہ کانفرنس انتہائی تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔ رات نو بجے کے بعد جب راقم پنڈال میں داخل ہوا۔ داخل ہونے سے پہلے روڈ پہ گاڑیوں کی، بسوں کی اور موٹر سائیکلوں کی لمبی قطار دیکھی تو دل باغ باغ ہوگیا۔

اس وقت مسلک اہل حدیث محترم سید ضیاء اللہ شاہ بخاری حفظہ اللہ خطابت کی شعلہ نوائی سے ماحول گرم کئے ہوئے تھے، ان کے بعد بریلوی مسلک کے عالم مفتی عبدالشکور رضوی حفظہ اللہ نے خطاب فرمایا۔ اسی دوران اسٹیج کی زینت بنے شاعرِ ختمِ نبوت سید امین شاہ گیلانیؒ کے فرزند شاعرِ ختم نبوت سید سلمان گیلانی حفظہ اللہ۔ پھر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان وکیلِ مدراسِ دینیہ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا پرمغز بیان ختم نبوت کے عقیدے کی اہمیت پر ہوا، انہوں نے نامبارک ثانی کیس کی اور عدالتی کارگزاری سنا کر ماحول بنا دیا۔ حضرت جالندھری کا بیان تو کانفرنس کی روح تھی بہت پرمغز ایمان افروز دعوت فکر دیتا ہوا بیان تھا سبحان اللہ! مفتی عبدالواحد قریشی نے بھی خوب خطابت کے جوہر بکھیرے۔ ماشاءاللہ!

مبارک باد کے مستحق ہیں تمام منتظمین بالخصوص علم وتقویٰ کے پیکر فاضلِ نوجوان حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی حفظہ اللہ، واقفِ رموزِ طریقت عظیم والد کی نسبتوں کے امین پیکرِ اخلاص حضرت مولانا مفتی سید خبیب احمد شاہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد، سادگی کی مثال پیکرِ اخلاص ہم سب کے محبوب حضرت مولانا عبدالرشید غازی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت فیصل آباد جن کی پرخلوص کاوشیں اور محنتیں شامل تھیں۔

جملہ منتظمین حضرات نے احسن انداز سے پروگرام ترتیب دیا۔ اسی طرح مبارکباد کے مستحق ہیں تمام کارکنان عالمی مجلس جنہوں نے اشتہارات اور رکشوں پر فلیکس لگائیں اور چوکوں پر بڑی فلیکس لگا کر خوب تشہیر مہم چلائی اور پھر مبارکباد کے مستحق ہیں تمام انتظام سنبھالنے والے علماء طلباء جامعہ اسلامیہ امدادیہ، جامعہ دارالقرآن کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد عوام الناس، جو اسٹیج پہ مہمانوں کا اکرام فرماتے رہے پانی اور قہوہ کی صورت میں۔ پارکنگ پہ ذمہ داری سے ڈیوٹی سرانجام دینے والے احباب سیکیورٹی پہ مامور احباب ان سب مخلص دوستوں اور ساتھیوں کی محنتوں سے اور اکابرین کی توجہات و برکات سے یہ کانفرنس ایک تاریخ ساز کانفرنس کا روپ دھار گئی۔ الحمدللہ!

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ملکوال

مولانا مسعود خوشابی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال کے زیرِ اہتمام ۲۰ر ستمبر ۲۰۲۴ء کو بارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس حسب سابق امسال بھی انتہائی تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔ تحصیل ملکوال کے امیر قاری عمر فاروق، ناظم عمومی حافظ محمد طاہر، ناظم نشرواشاعت مولانا نعیم اختر نعمانی، مفتی محمد زبیرو دیگر جماعتی احباب نے ضلعی امیر قاری عبدالواحد اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کی مشاورت اور رہنمائی میں کانفرنس کی خوب دعوتی واشتہاری مہم چلائی۔ جس کے نتیجے میں ہر طبقہ کی ریکارڈ شرکت سے میلاد چوک کے وسیع وعریض گراؤنڈ نے تنگ دامنی کا خوب شکوہ کیا۔ کانفرنس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ مولانا خلیل احمد مدظلہ العالی نے کی۔ کانفرنس میں قاری حماد انور نفیسی نے لحن داؤدی میں تلاوت کر کے مجمع میں سماں باندھا۔ نعتیہ کلام معروف ثنا خواں مولانا محمد قاسم گجر اور حافظ وقار عمر ڈنگراج نے پیش کیا۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مولانا امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور اور ضلع مردان کے امیر مولانا اکرام الحق، مولانا دلدار احمد بلال، مولانا محمد قاسم سیوطی مبلغ ختم نبوت، سنی علماء کونسل کے راؤ اشرف حسینی، مفتی عبدالرشید گمتھلوی، اہل حدیث مسلک کے مولانا خلیل الرحمٰن اور مسلم سٹوڈنٹس کے رہنماء مولانا عبدالرحیم فاروقی نے خطابات کئے۔ شرکاء کا جوش وخروش دیدنی تھا۔

مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کی ترغیب پر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو مینار پاکستان لاہور میں ہونے والے گولڈن جوبلی پروگرام کے کامیاب انعقاد پر حسن کارکردگی کے طور پر بدست حضرت قبلہ مولانا خواجہ خلیل احمد دستار بندی اور شیلڈ پیش کی گئی۔ اس ایمان افروز منظر پر مجمع میں خوب جوش وخروش پیدا ہوا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم تحصیل ملکوال کے امیر قاری عمر فاروق اور ناظم عمومی حافظ محمد طاہر اور مولانا نعیم اختر نعمانی کو بھی مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کے ہاتھوں شیلڈیں پیش کی گئیں۔ کانفرنس کی نقابت مولانا عمر فاروق علوی اور راقم الحروف نے کی۔ کانفرنس میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاوہ سرگودھا، جہلم، گجرات، میانی اور بھیرہ سے بھی عاشقان ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔ شہر کی تاجر برادری بالخصوص مرکزی انجمن تاجران کے صدر چوہدری کاشف، سینئر نائب صدر خرم شہزاد و دیگر نے کانفرنس میں شرکت کر کے خوب حوصلہ افزائی کی۔ اس فقید المثال کانفرنس کا اختتام ضلعی امیر عالمی مجلس قاری عبدالواحد کی دعا پر ہوا۔

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ سرگودھا

مولانا حیدر علی حیدر

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ سرگودھا میں ۳ر اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔ کانفرنس کی نگرانی ومولانا مفتی محمد شاہد مسعود سرپرست عالمی مجلس اور مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا نے کی۔ نقابت کے فرائض مبلغ ضلع سرگودھا مولانا خالد عابد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس مولانا عیسیٰ خان کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ نعتیہ کلام عالمی شہرت یافتہ حافظ ابوبکر مدنی نے پیش کیا۔ کانفرنس کے افتتاحی بیانات امیر عالمی مجلس تحفظ ختم تلہ گنگ مولانا عبیداللہ انور اور لاہور کے ناظم عمومی مولانا قاری علیم الدین شاکر کے ہوئے۔

بعد نماز عشاء دوسری نشست منعقد ہوئی۔ حافظ عبدالرؤف چیئرمین انصاف فاؤنڈیشن، پروفیسر ہارون الرشید تبسم، قاری احمد علی سراج انٹرنیشنل ختم نبوت، ایم پی اے حامد حمید مولانا ضیاء الحق بندیالوی، پروفیسر فیروزالدین شاہ کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کیا۔ لاکھوں کے مجمع کو ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لیے تیار کیا۔ مولانا اکرم طوفانی مرحوم اپنے شاہینوں کو جس مشن اور کاز پر چھوڑ کر گئے تھے، اس پر مزید آگے بڑھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ مزید خطابات مولانا عاطف حنفی، بریلوی مکتب فکر کے مولانا نگاہ مصطفیٰ، جامعہ ساہیوال کے شیخ الحدیث مولانا سید عبدالقدوس ترمذی، مرکزی رہنما عالمی مجلس مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء اسلام کے مولانا یحییٰ عباسی مظفرگڑھ کے ہوئے۔ قراردادیں راقم الحروف نے پیش کیں۔ مبلغ مولانا خالد عابد نے آخر میں پوری مجلس عاملہ، سرگودھا کے شاہینوں اور شرکائے کانفرنس کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس کی تعداد پچھلی تمام کانفرنس سے بڑھ کر تھی۔ رات ڈیڑھ بجے مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس لاہور کی دعا سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اختتام ہوا۔ کانفرنس کی تیاری کے لیے مولانا عبدالرشید، مولانا ثناء اللہ ایوبی، مفتی جہانگیر حیدر، پروفیسر عاصم اشتیاق، بھائی علی حسن اور راقم نے بھرپور کردار ادا کیا۔ شبانہ روز ان تھک محنت سے تمام تحصیلات، چکوک اور قصبات میں کانفرنس کی تیاری کے لیے دورے کئے۔ اللہ کریم شفاعت محمدیہ کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

عظیم الشان، فقید المثال، تاریخ ساز گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس لاہور

مولانا جنید احمد ملتان

عظیم الشان، فقید المثال، تاریخ ساز اور پر وقار وغیرہ ایسے الفاظ اشتہارات میں پڑھنے کو تو ملتے ہیں، لیکن ان تمام تر الفاظ کا صحیح مصداق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وجمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۷/ستمبر ۲۰۲۴ء کو مینار پاکستان لاہور میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس تھی جس کے مناظر کھلی آنکھوں سے دیکھے گئے۔ یہ کانفرنس واقعی بے مثال اور شان دار کانفرنس تھی۔

چشم تاریخ نے اتنی بڑی کانفرنس شاید ہی کبھی دیکھی ہو کہ جس شوق وجذبہ کے تحت مسلمانوں نے پاکستان کے طول وعرض سے سفر کر کے وہاں شرکت کی، ہم نے اپنی چالیس سالہ زندگی میں اس کی مثال نہیں دیکھی۔ ۷ ستمبر کو وقت سے پہلے ہی پنڈال لبالب بھر چکا تھا، انسانوں کا ٹھاٹھے مارتا سمندر عشق رسالت سے سرشار پہلی مرتبہ کسی کانفرنس میں دیکھا گیا۔ شمع رسالت نے دیوانہ وار جمع ہوکر علی الاعلان طاغوتی قوتوں پر یہ واضح کیا کہ مسلمان آج بھی ۱۹۷۴ء کی طرح حضور ﷺ کی عزت وعظمت اور دفاع ختم نبوت کے لئے مر مٹنے کا جذبہ اور غیرت رکھتے ہیں۔

آج بھی اپنے اکابر کی حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت ومحبت بھولے سے بھی نہیں بھلائی جاسکتی کہ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے لئے جب شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کراچی سے روانہ ہونے لگے تو حضرت مولانا مفتی محمد حسن ٹونکیؒ سے فرمانے لگے کہ مفتی صاحب! دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ تحریک میں کامیابی عطا فرمائے، دیکھو! بنوری آج کراچی سے جاتے ہوئے کفن ساتھ لے کر جارہا ہے۔ یا تو قادیانیت کا مسئلہ حل ہوگا ان شاءاللہ! یا پھر بنوری کی میت اس کفن میں لپٹ کر کراچی واپس آئے گی۔

الحمدللہ! حق تعالیٰ نے آپ کے سوز درد کی لاج رکھی اور قادیانیت کے ناسور کو جسد ملت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا کردیا گیا۔ چنانچہ ۷ ستمبر کو مسلمانان پاکستان کا ایمانی نظریہ ’’عقیدہ ختم نبوت‘‘ اسمبلی فلور سے محفوظ کیا گیا، جس سے اسلام کا سر فخر سے بلند ہوا۔ دور جدید میں حضور اکرم ﷺ کے سب سے بڑے گستاخ اور دشمن مرزائی پوری دنیا میں ذلیل ورسوا ہوئے۔ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں قادیانیوں کا کفر کھل کر واضح ہوا۔ ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کو پاکستان کے مسلمانوں نے مینار پاکستان لاہور میں جمع ہوکر پیغام دیا کہ ان عاشقوں کے ہوتے ہوئے کوئی طاقت قانون ناموس رسالت اور ختم نبوت کو تبدیل نہیں کرسکتی۔ ان شاءاللہ! حضور ﷺ کی عزت وناموس کا قانون بھی قیامت تک باقی رہے گا اور ملک پاکستان بھی ہمیشہ قائم ودائم رہے گا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن سیف

نام کتاب: دو ہزار احادیث: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ صفحات: ۳۵۰: قیمت درج نہیں: رابطہ نمبر: ۰۳۲۲:۶۱۸۰۷۳۸!

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال' علامہ علاؤالدین علی متقیؒ کی مرتب کردہ ہے۔ جس میں ۴۶۶۲۴ احادیث مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ ادارہ تالیفات کے حضرات نے مولانا عبدالغنی طارق رحیم یار خان سے اس مجموعے کا عربی سے اردو ترجمہ کرانے کا فیصلہ کیا۔ جو بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔

بعدازاں یہ طے ہوا کہ کنز العمال کی تمام روایات کے ترجمہ کی بجائے ان منتخب احادیث کا ترجمہ کیا جائے جو عقائد، اعمال، فضائل انبیاء، فضائل خلفائے راشدین، فضائل عشرہ مبشرہ، فضائل انصار صحابہؓ، فضائل مہاجرین صحابہؓ، معاملات اور معاشرت واخلاق کے بارہ میں ہیں۔ ان عنوانات کو سامنے رکھ کر جو احادیث جمع کی گئی ہیں ان کی تعداد دو ہزار تک پہنچ گئی، جن کو ۳۵۰ صفحات کی اس کتاب میں سمو دیا گیا۔

ہر حدیث کے ترجمہ کے بعد اس کا ماخذ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن حوالہ رموز میں نقل کیا گیا ہے، مثلاً ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ کر کے حوالہ نقل کیا ہے (خ، م، د، ن، ھ) تو اس سے مراد بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ ہیں، یہی طریقہ صاحب کنز العمال نے بھی اختیار فرمایا ہے۔

یوں یہ کتاب انسان کی زندگی سنوارنے میں اہم ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاق واعمال، معاملات وغیرہ کو سنت کے مطابق کرنا چاہے تو اس کتاب کے مطالعہ کرنے اور احادیث پر عمل کرنے کی برکت سے مطلوبہ نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔ عوام الناس، خطباء کرام، طلباء عظام کے لئے یہ عظیم تحفہ ہے۔ رنگین وعمدہ ٹائٹل کے ساتھ مناسب کاغذ وجلد بندی سے مزین ہے۔

نام کتاب: اشرف السوانح: ۲ جلدیں: صفحات: ج۱، ص۶۲۴: ج۲، ص۷۲۰: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ: رابطہ نمبر: ۰۳۲۲:۶۱۸۰۷۳۸

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی زندگی میں خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ اور مولانا عبدالحقؒ نے حکیم الامتؒ کی سوانح لکھنا شروع کی۔ حضرت تھانوی اس سوانح کو خود سنتے اور ترمیم بھی کرواتے، حضرت کی زندگی میں تین جلدیں شائع ہوئیں اور چوتھی پر کام مکمل نہ ہوا کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ چوتھی جلد

بعد میں شائع ہوئی۔ جس میں حضرت کی زندگی کے آخری چھ سال اور معاصرین کے مضامین بھی شامل ہیں۔ اس سوانح عمری کا نام ’’اشرف السوانح‘‘ رکھا گیا۔ اس کتاب کا ایک دوسرا نام ’’سیرت اشرف زمانہ‘‘ تجویز ہوا۔ لیکن معروف ومشہور اشرف السوانح ہے۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ نے اس اشرف السوانح کی تلخیص کر کے دو جلدوں میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ پہلی جلد ۶۲۴ صفحات اور ۱۰/ابواب پر مشتمل ہے۔ ابواب کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) اشرف السوانح۔ تلخیص شدہ (۲) خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون (۳) اکابر وقت کی صحبتیں شفقتیں (۴) حکیم الامت حضرت تھانوی کے شیخ ومرشد سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ سے شرف بیعت، (۵) اہم وتاریخی ومجددانہ کارنامے (۶) اشرف المعمولات (۷) حکیم الامت کے اصول وضوابط (۸) حکیم الامت کی شان محبوبیت (۹) ارشادات وواقعات (۱۰) قبولیت ہدیہ کی شرائط۔

دوسری جلد ۷۲۰ صفحات اور ۱۵/ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) حکیم الامت کی معتدل تعلیمات (۲) حکیم الامت کے منتخب واقعات (۳) آئینہ تربیت (۴) الہامات ربانی (۵) خلاصہ مواعظ (۶) حکیم الامت بحیثیت مجدد تبلیغ (۷) آؤ تھانہ بھون چلیں (۸) حکیم الامت کا ایک حیرت انگیز تاریخ مکالمہ (۹) اکابر سے وابستہ چند یادیں (۱۰) حکیم الامت کا دلنشین تذکرہ (۱۱) حکیم الامت کے خلفیہ کے نکاح کی سرگذشت (۱۲) تصوف تزکیہ میں حکیم الامت کی مجددانہ شان (۱۳) حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے پرلطف ارشادات (۱۳) خطبات حکیم الامت جدید ایڈیشن ایک عظیم کارنامہ (۱۴) کرامات اشرفیہ یعنی انعامات الٰہیہ۔

یوں چار جلدوں کو تلخیص کے بعد دو جلدوں کے ۱۱۴۴ صفحات اور ۲۵/ابواب میں سمودیا گیا ہے۔ حضرت تھانویؒ کی زندی کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے نایاب وقیمتی تحفہ ہے۔ عمدہ کاغذ وطباعت سے مزین ہے۔ سلسلہ کے حضرات اس سے خوب استفادہ کرسکتے ہیں۔

فرمان نفیسؒ

قطب الاقطاب حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ:

’’ایک بدبخت نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو چند ہزار یا لاکھ مرتد ہوکر اس کے گرد جمع ہوگئے اور اس کے خلاف کام کرنے پر بہت سی جماعتوں لاکھوں کروڑوں انسانوں کو اللہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور جنت کا حق دار بنادیا۔‘‘ (میاں رضوان نفیس)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

سالانہ فقید المثال ختم نبوت کانفرنس بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم ستمبر۲۰۲۴ء کو بمقام میلاد پارک دفاع پاکستان اور یوم ختم نبوت کی یاد میں ایک غیر معمولی فقید المثال عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین مولانا خواجہ عزیز احمد مرکزی، مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، ولی کامل مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد عابد کمال صوبائی مبلغ، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم لکی مروت سمیت متعدد علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے مضافاتی و یونین کونسلوں کے ذمہ داران حضرات، تمام تنظیمیں بالخصوص مشائخ عظام، علماء کرام، دینی مدارس کے طلباء، انصارالاسلام کے رضاکار، جے ٹی آئی بنوں، ائمہ مساجد، تاجر برادری، وکلاء برادری، پراپرٹی ڈیلر صدر آل بنوں پینٹرز ایسوسی ایشن، جملہ انجمن تاجران صحافی، سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز یونین کے طلباء اور قرب وجوار کے علاقہ جات سے علماء کرام کے جم غفیر نے عوام الناس سمیت کانفرنس میں شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کرک

مجلس تحفظ ختم نبوت وجمعیت علمائے اسلام کرک کے زیر اہتمام ۳ ستمبر۲۰۲۴ء بروز منگل تبلیغی مرکز کے قریب کرک سٹی گراؤنڈ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ تیاری گولڈن جوبلی مینار پاکستان لاہور منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تیاریوں کے حوالے سے درجنوں بڑے چھوٹے اجتماعات منعقد کئے گئے۔ کانفرنس کی پہلی نشست حافظ محمد اسحاق کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی، پہلی نشست کی صدارت صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد سرپرست جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے فرمائی۔ مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور مبلغ مولانا محمد عابد کمال کے بیانات ہوئے۔ دوسری نشست کا آغاز صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی صدارت میں ہوا۔ اس نشست میں جناب انجینئر ضیاء الرحمٰن برادر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن اور عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا سے قبل مقامی جماعت کے ذمہ داران نے شرکائے کانفرنس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کلمات صدارت اور اختتامی دعا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے فرمائی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷ رویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۹ ستمبر ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب نزد قادریہ مسجد شاہی بازار پنوعاقل میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس دونشستوں پر مشتمل تھی۔

بعد از نماز مغرب پہلی نشست کا آغاز قاری عبدالقدیر شیخ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، دو ننھے بھائیوں ابرارالحق اور تنویرالحق نے ہدیہ نعت اور ختم نبوت کا ترانہ پڑھ کر مجمع کو گرمایا، جناب یاسر نواز شیخ نے ہدیہ نعت پیش کیا اور بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم کو منظوم کلام کے ذریعے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا احمدالدین ڈیہو نے کانفرنس کی اہمیت وغرض وغایت پر مختصر روشنی ڈالی۔ پہلی نشست کا آخری بیان مولانا رفیق احمد میرانی رہنما جے یو آئی کا ہوا۔ بعد نماز عشاء کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز جناب قاری گل حسن لغاری امام وخطیب خاتم النّبیین مسجد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا توصیف احمد جالندھری نے نقابت کی۔ ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت فقیر رستم الدین جسکانی کو حاصل ہوئی۔ خانقاہ عالیہ قادریہ ہالیجی شریف کے چشم و چراغ حضرت سائیں محمد طیب نے عالمی مجلس اور شرکاء کو خراج تحسین پیش کیا۔ فرزند شہید اسلام مولانا طارق خالد محمود سومرو، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد اور کے خصوصی بیانات ہوئے۔ شرف نعت اللہ سولنگی کو حاصل ہوا، نعت کے بعد بھائی غلام شبیر شیخ صاحب کے بڑے فرزند سر بشیر احمد شیخ کی دستار بندی کی گئی۔ مولانا قاری جمیل احمد بندھانی امیر عالمی سکھر اور مولانا عبداللطیف اشرفی ناظم مجلس سکھر نے اپنے بیان کا وقت حضرت سائیں کو دیا۔

حضرت سائیں جی پیر شریف نے سندھی میں مرزائیت کے کفریات اور مجلس کی عظیم خدمات پر بات کی۔ آخر میں چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی اہمیت پر زور دیا۔ مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر نے اپنے دیرینہ ساتھی بھائی غلام شبیر شیخ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اسٹیج پر تینوں خانقاہوں کے سجادہ نشین، حضرت سائیں عبدالقادر ہالیجوی، حضرت سائیں میاں محمد طاہر شیخ تھریچانوی، حضرت سائیں میاں صبغت اللہ دھاریجو بائیجوی سمیت، حضرت سائیں غلام اللہ ہالیجوی اور محسن مدارس محترم جناب بشیر احمد شیخ موجود تھے۔ عبدالواحد جتوئی اور شیر علی نے حضور کی ختم نبوت پر کلام پیش کیا۔

حضرت سائیں عبدالصمد ہالیجوی، حضرت سائیں مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا صبغت اللہ صفدر جوگی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کے آخری خطیب حضرت مولانا اسد اللہ کھوڑو نے بھی چناب نگر کانفرنس میں شرکت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہمہ وقت معاون بننے کی ترغیب دی۔ کانفرنس کی صدارت قاری عبدالقادر چاچڑ امیر عالمی مجلس جبکہ سرپرستی قاری خلیل الرحمٰن انڈھڑ سرپرست مجلس پنوعاقل فرما رہے تھے۔

سوشل میڈیا کے لیے عبدالسلام صدیقی، قاری محمد اسلم سمائر، بھائی ذبیح اللہ شیخ، علی جتوئی اور پنوعاقل کی میڈیا کے احباب مختص تھے۔ کانفرنس گزشتہ کئی سالوں کی نسبت کامیاب ترین رہی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۲۰ ستمبر ۲۰۲۴ء کو سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرکاری باغ گھوٹکی میں منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا سائیں سید نور محمد شاہ اور نگرانی مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے کی۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا محمد یوسف شیخ نے کئے۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عصر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ثنا خوان حضرات نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ ابتدائی بیان حضرت مولانا مفتی نور محمد لکھن اور یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالمجید چناکا ہوا۔ مولانا محمد عظیم بھٹو اور مولانا امیر حمزہ چاچڑ کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر اور حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد عزیر عالمانی، حضرت مولانا سائیں سید پیر محمد شاہ مسکین پور، حضرت مولانا طارق محمود سومرو، حضرت مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا سائیں عبدالمجید قریشی بیر شریف کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مجاہد ختم نبوت مولانا مفتی نور محمد لکھن نے ادا کئے۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس پرانا سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۲۱ ستمبر ۲۰۲۴ء تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے شاہی مسجد پرانا سکھر زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر قاری جمیل احمد بندھانی، زیر نگرانی مولانا عبداللطیف اشرفی اور مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک قاری عمر شکیل سے ہوا، ہدیہ نعت محترم محمد راشد منگی نے پیش کیا۔ علماء کرام میں مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا عبداللطیف اشرفی، قاری لیاقت علی مغل، حضرت مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا قاری کامران احمد حیدرآباد، حضرت پیر ذوالفقار نقشبندی کے خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد عامر اختر نقشبندی کا بیان ہوا۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے موجودہ دور کے فتنوں سے آگاہ کیا سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری جمیل احمد اور مولانا عبداللطیف اشرفی نے ادا کئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے زیر اہتمام انیسویں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس

غلہ منڈی گراؤنڈ جھنگ میں ۲۶ستمبر۲۰۲۴ءکو بعد از نماز عشاء نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کی زیر صدارت اور حضرت مولانا سید مصدوق حسین شاہ بخاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی کے علاوہ مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا اسعد محمود مکی، مولانا معاویہ اعظم، مولانا شاہ نواز فاروقی اور مشہور نعت خواں حسن افضال صدیقی نے بطور مہمانان خصوصی شرکت کی اور ولولہ انگیز خطاب سے کارکنان ختم نبوت کے ایمان کو جلا بخشی۔ قاری محمد شفیق رحیمی پانی پتی، مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم نقشبندی مسئولین وفاق المدارس نے کانفرنس کی سرپرستی، مولانا سید مسرور حسین شاہ، چوہدری شہباز احمد گجر، مولانا غلام سرور فاروقی، قاری خلیل احمد سالک، مولانا محمد اشرف منصوری، مولانا حافظ ناصر حسن عارفی، مولانا محمد ابوبکر مدنی، پیر جی عزیز الرحمٰن، مولانا عبدالعلیم حقانی، مولانا محمد عثمان مدنی، قاری محمد صابر اور جامعہ علوم الشرعیہ جھنگ کے مدرسین نے جملہ انتظامات بخوبی سرانجام دیئے۔ نیز کانفرنس کی سیکورٹی کے تمام تر انتظامات جامعہ رشیدیہ جھنگ سے مولانا فضل الرحمٰن شاد نے اپنے طلباء ورفقاء کے ساتھ سرانجام دیئے۔

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مانگامنڈی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگامنڈی کے زیراہتمام ۲/اکتوبر۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب گورنمنٹ ہائی سکول مانگامنڈی میں میاں محمد پیر رضوان نفیس نائب امیر عالمی مجلس لاہور اور مولانا پیر محمد حسن ناصر کی صدارت میں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور ہدیہ نعت مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا قاسم گجر، مولانا رانا عثمان قصوری نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری علیم الدین شاکر، جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر مولانا سید محمود میاں، مظفرگڑھ کے امیر خطیب اسلام مولانا محمد یحییٰ عباسی اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر سرگودھا، مولانا عاطف حنفی، مولانا محمد ارشد، مولانا احسان اللہ مولانا ابوبکر صدیق، مولانا محمد عابد مولانا عبدالواجد، مولانا محمد اقبال، مولانا طاہر مجید، مسلک بریلوی کے ترجمان علامہ شاہد محمود، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما علامہ معتصم الٰہی ظہیر، کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جوق درجوق شرکت کی اور آخر میں بیان اور دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد الصادق بہاول پور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۵؍اکتوبر۲۰۲۴ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ نے جبکہ جملہ انتظامات کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا عبدالنعیم نے فرمائی۔ جناب عزیز الرحمٰن شاہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ نقابت مولانا صہیب احمد نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا شاہنواز فاروقی گوجرانوالہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہ نے بیانات کئے۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی، مولانا حبیب الرحمٰن مدنی، مولانا محمد میاں سمیت ضلع بھر سے علمائے کرام کے جم غفیر نے شرکت کی۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام قاسم پارک معروف کمیٹی باغ گراؤنڈ چوک بخاری کہروڑپکا میں ۶؍اکتوبر۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب کانفرنس کا آغاز ہوا۔ پہلی نشست کا آغاز حافظ محمد حماس عاصم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کہروڑپکا کے معروف نعت خواں حافظ آصف برادران نے نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔ متعلم حافظ محمد احمد اور مولانا مہر محمد ریاض کے بیانات ہوئے۔ نماز عشاء پنڈال میں مولانا محمد احمد مہتمم مدرسہ دارالعلوم کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست کا آغاز قاری نصیرالدین نصیر کی پرسوز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم اور مولانا مفتی ظفر اقبال مہتمم جامعۃ السراج چیچہ وطنی نے فرمائی۔ مولانا محمد تقی، مولانا ناصر نواز، مولانا عتیق الرحمٰن سیف ملتان، مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ وبھکر، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاول پور، مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور جمعیت علماء پاکستان کے مولانا غلام دستگیر کے بالترتیب بیانات ہوئے۔ ملک کے نامور ثناء خوان مصطفیٰ حافظ ابوبکر مدنی آف کراچی نے ہدیہ نعت اور ختم نبوت کے ترانے پیش کئے۔ اختتامی بیان شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا۔ نقابت اور اظہار تشکر مولانا منیر احمد ریحان نے ادا فرمائے۔ اس موقع پر جامعہ باب العلوم کے استاذ الحدیث مولانا قاری محمد احمد، مولانا حبیب الرحمٰن مدنی، مولانا محمود الحسن دوست، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل ونجارہ، مولانا سعید احمد خان، قاری محمد اقبال، مولانا علی حبیب، مولانا صہیب مسہ کوٹھی سمیت پیپلز پارٹی کے جناب امداداللہ خرم عباسی، شیخ محمد اسلم دین دار اور جناب صغیر احمد چوہان سمیت مذہبی، سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پتوکی

12 اکتوبر بروز ہفتہ کمیٹی گراؤنڈ پتوکی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس حضرت قاری محمد ابراہیم مفید صاحب اور حضرت قاری جان محمد صاحب کی زیر صدارت اور حضرت قاری محمد مشتاق رحیمی صاحب کی زیرِ سرپرستی منعقد ہوئی، کانفرنس میں علماء کرام، عوام الناس، تاجر، ڈاکٹر، وکلاء حضرات غرضیکہ ہر شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کی ایک کثیر اور ریکارڈ تعداد نے شرکت کی، کانفرنس کا آغاز قاری محمد اکرم ضیا صاحب کی تلاوت سے ہوا، جناب رانا محمد عثمان قصوری اور حضرت مفتی انس یونس صاحب نے نعتوں کے ذریعے سے مجمع کو مسحور کیا، خطیبِ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمان ثانی صاحب اور شاہینِ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت کو بیان فرمایا، بعدازیں ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام مولانا امجد خان صاحب اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حمد اللہ صاحب نے کانفرنس سے خطاب فرمایا، اختتامی بیان اور دعا حضرت مفتی حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کروائی، سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبداللہ انور صاحب اور مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی صاحب نے سرانجام دیے اور سٹیج کا نظم قاری محمد اسلم ڈوگر صاحب اور مفتی عاطف محمود صاحب نے سنبھالا، کانفرنس کی سیکیورٹی یونٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روڈے قاری عبداللہ رحیمی صاحب اور ان کے رفقاء نے کنٹرول کی، جامعہ قاسمیہ مدینہ کالونی اور مدرسہ ابوبکر صدیق نعمت چوک کے طلبہ واساتذہ نے کانفرنس کی خدمت کے امور کو سرانجام دیا، کانفرنس کی کامیابی کے لیے رابطہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پتوکی کے اراکین مفتی عاطف محمود صاحب، مولانا عبداللہ انور صاحب، مولانا محمد عاشق تبسم صاحب، قاری محمد اسلم ڈوگر صاحب، قاری محمد اشرف شاکر صاحب، قاری عبدالرحمان صاحب، قاری عبداللہ رحیمی صاحب، مولانا خالد صاحب، مولانا قاسم انور صاحب، مولانا اویس فاروق صاحب، حافظ حماد اللہ شاہ اور حافظ حمزہ نے شبانہ روز محنت کی، اللہ تعالیٰ تمام معاونین، منتظمین، رضا کاران اور شرکاءِ کرام کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کانفرنس کو انتہائی قبول فرمائے۔

پُروقار
14 ویں
ختم نبوت کانفرنس
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ
امام الصرف والنحو، شیخ الحدیث، نمونہ اسلاف
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث والتفسیر استاذ الاساتذہ
سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

زیر صدارت: حضرت مولانا محب النبی صاحب
استاذ العلماء، شیخ الحدیث
دار العلوم مدنیہ

تلاوت: حضرت مولانا قاری مومن شاہ صاحب
استاذ القراء
رنگ محل

نعت: جناب پیر میاں رضوان نفیس صاحب
حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب

حضرت مولانا قاری علیم الدین شاکر صاحب
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

حضرت مولانا عبد الشکور حقانی صاحب
سرمایہ اہلسنت، مرکزی اتحاد اہلسنت پاکستان

حضرت اقدس صاحبزادہ سید زید الحسینی شاہ صاحب
پیر طریقت، حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب

حضرت مولانا خالد محمود صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا حافظ محمد اشرف گجر صاحب
جمعیت علماء اسلام لاہور

حضرت مولانا حافظ حفیظ الرحمن قاسمی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

23 نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء / فوارہ چوک مین بازار قلعہ محمدی عقب راوی چرغہ ہاؤس نزد آزادی چوک راوی روڈ لاہور

حضرت مولانا محمد شاہ نواز فاروقی صاحب حفظہ اللہ
سرمایہ اہلسنت، فخر اہلسنت، خطیب نکتہ دان، مقرر ذیشان
گوجرانوالہ

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ
شاہین ختم نبوت، فاتح ربوہ، قاطع قادیانیت
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا نور محمد ہزاروی صاحب حفظہ اللہ
استاذ الحدیث، وکیل ختم نبوت
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سرگودھا

محترم جناب محمد حامد بلوچ صاحب
مجاہد ختم نبوۃ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علامہ عاشق حسین صاحب
حضرت مولانا، مجاہد ختم نبوۃ، مفتی
چیئرمین کل مسالک علماء و مشائخ بورڈ پاکستان

حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب
مجاہد ختم نبوۃ، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حافظ بابر فاروق رحیمی صاحب
مجاہد ختم نبوۃ، ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور

نعت: حافظ محمد قاسم گجر صاحب
حضرت مولانا، لاہور

حضرت مولانا فرمان اللہ صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

محترم جناب رانا محمد تنویر صاحب

حضرت مولانا عبد العزیز
عالمی مجلس لاہور

حافظ محمد عمران نقشبندی
حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب
جناب محمد عمران بھٹی
ملک عبد الباسط صاحب
حکیم ارشاد حسین صاحب
حضرت مولانا طاہر مجید صاحب

محمد معاویہ
قاری غلام عباس
محمد اقبال عابد
حضرت مولانا خالد محمود
قاری عبد الحفیظ
مولانا عتیق الرحمن
محمد عبد اللہ

رانا محمد اکرم
قاری محمد اسامہ سالم
حافظ ذوالفقار
ملک محمد یونس
سید احمد الحسینی، لاہور
قاری داؤد نقشبندی
رانا محمد قیصر

کاشان مرزا
محمد نعمان ملک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
راوی ٹاؤن لاہور
0321-5610290
0300-8809913
0317-4037590

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت۔ مکمل سیٹ 33 جلدیں	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	13200
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	600
4	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
5	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
6	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	300
8	ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
11	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1800
12	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	700
16	تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
18	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
19	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (دو جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
23	فتنہ گوہر شاہی	مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ	200

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ